تاریخ مرزا

از تصنیفات

حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی سنہ ۱۹۴۸ء

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ السلفیہ۔ شیش محل روڈ۔ لاہور ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَجَعَلْنَاهُمْ اَحَادِيْثَ

الحمد للہ

۱۳۷۹

رسالہ

تاریخ مرزا

جسمیں

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت

مہدویت کے حالات صحیحہ مصدقہ از ولادت تا وفات درج ہیں

مصنفہ

حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۹۴۸ء)

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ۔ لاہور ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

266 ها
ت ل ا - ت

سلسلہ مطبوعات نمبر ۴۰

طابع . . . . احمد شاکر
مطبع . . . . . .
ناشر . . . . . . المکتبۃ السلفیہ - لاہور
قیمت . . . . . . دو روپے پچیس پیسے صرف
تاریخ شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ
ستمبر ۱۹۷۳ء

1379

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-۰۰-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر .....02809.....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	پیش لفظ	۴
۲	دیباچہ تاریخ مرزا	۵
	پہلا حصہ ۷ - ۴۲	
۳	تمہید	۷
۴	تاریخ مرزا قبل دعوئے مسیحیت	۸
۵	اشتہار انعامی پانسو روپیہ	۸
۶	دوسرا اشتہار بجواب سوامی دیانند	۱۰
۷	اشتہار بغرض استعانت و استظہار	۱۱
۸	پیش گوئی	۱۴
۹	اشتہار واجب الاظہار	۱۵
۱۰	اشتہار صداقت آثار	۱۹
۱۱	خوش خبری	۲۰
۱۲	حقانی تقریر	۲۲
	دوسرا حصہ ۲۸ - ۷۱	
۱۳	براہین احمدیہ کے بعد	۲۸
۱۴	لیکھرام پشاوری کے متعلق ایک پیش گوئی	۳۲
۱۵	اطلاع عام برائے اہل اسلام	۳۹
۱۶	سید محمد نذیر حسین صاحب دہلویؒ	۴۳
۱۷	اشتہار بمقابلہ مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلویؒ	۴۳
۱۸	پیر مہر علی شاہ صاحب	۴۹
۱۹	عجیب نظارہ	۵۰
۲۰	سہ سالہ میعادی پیشگوئی	۵۰
۲۱	دعوئے نبوت	۵۲
۲۲	ایک غلطی کا ازالہ	۵۳
۲۳	ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی	۵۷
۲۴	دعویٰ الوہیت	۵۸
۲۵	مرزا صاحب کی نظر عنایت خاکسار پر	۵۹
۲۶	خاکسار پر آخری نظر عنایت	۶۷
۲۷	نتیجہ یہ ہوا	۷۰
۲۸	وفات مسیح	۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ "تاریخ مرزا،، طبع چہارم

پاکستان میں گذشتہ دو تین سالوں کے دوران جو سیاسی الٹ پھیر کیا گیا ہے، اسکے نتیجہ میں مرزائیت سیاسی حربوں کے ساتھ بھی میدان میں اترنے کے لئے پر تول رہی ہے۔ ادھر عام غفلت کا یہ حال ہے کہ نسلِ نو کو یہ تک پتہ نہیں کہ اس فرقہ کا بانی کون تھا؛ مرزا غلام احمد کیا تھے؟ کہاں کے تھے؟ کیسے تھے؟ ان کے جھوٹے دعووں کا پس منظر کیا تھا، اور وہ کس طرح درجہ بدرجہ "اوپر،، چڑھتے گئے! پھر ان کا کیا حشر ہوا ——!

خوش قسمتی سے اس موضوع پر ہمارے مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم ومغفور (م ۱۹۴۸ء) کا ایک جامع کتابچہ موجود ہے، یعنی "تاریخ مرزا،، جس کو خود مرحوم نے ۱۹۱۹ء میں پہلی دفعہ اور ۱۹۲۳ء میں دوسری مرتبہ شائع کیا تھا۔ تیسری دفعہ ۱۹۶۴ء میں المکتبۃ السلفیہ (لاہور) کے اہتمام سے شہرۂ آفاق کتاب "محمدیہ پاکٹ بک،، کے ساتھ طبع کیا گیا تھا جس میں خاکسار نے بعض حوالوں کی ممکن چھان بین کر دی تھی۔ اب چوتھی مرتبہ اس کو پھر الگ سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سب کے لئے نافع بنائے۔ اور مسلمانوں کو کفر و ضلال کے فتنوں سے بچائے رکھے۔ واللہ ولی التوفیق!

شعبان ۱۳۹۳ھ
ستمبر ۱۹۷۳ء

خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف عفی عنہ
ناظم المکتبۃ السلفیہ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علیٰ من لا نبی بعدہ

دیباچہ تاریخِ مرزا

پہلے مجھے دیکھیے

مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہبی خیالات اور علمائے کرام کی طرف سے اُن پر تنقیدات تو عرصہ سے شائع ہو رہی ہیں جس کا کافی بلکہ کافی سے بھی زیادہ ذخیرہ جمع ہو چکا ہے۔ خاکسار کے بعض دُور اندیش احباب[1] نے ایک روز بر سبیلِ تذکرہ فرمایا کہ یہ جتنا کچھ آج تک لکھا گیا ہے۔ مسائل مرزا پر لکھا گیا جو کافی ہے۔ اس وقت تو بہت سے لوگ مرزا صاحب کی شخصیت کو جاننے والے خاص کر پنجاب میں موجود ہیں ممکن ہے کچھ مدّت بعد ان کی شخصیت کی

[1] جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی سلمہٗ (متوفی ۱۹۵۶ء رحمہ اللہ - ع - ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش ہو، نہ ملنے پر اُن کی تصنیفات اپنا اثر کر جاویں۔ اس لئے کوئی کتاب بطور سوانح کے لکھی جائے تو موجودہ اور آیندہ نسلوں کو بہت مفید ہو۔

عرصہ ہوا خاکسار کے زیر اہتمام ایک کتاب "چودھویں صدی کا مسیح" مرزا صاحب کے حالات میں چھپی تھی جو ناول کے طرز پر تھی۔ اس کو ان صاحب نے اس مطلب کے لئے کافی نہ جانا تو بوجہ حسن ظن اور بوجہ اس تعلق کے جو خاکسار کو قادیان سے ہے فرمائش کی کہ میں اس کام کو انجام دوں۔ کچھ دنوں بعد میرے دل میں بھی اس کی اہمیت آئی تو میں نے اس کے لکھنے کے لئے قلم اٹھایا۔ بحمد اللہ! یہ رسالہ پورا ہو کر ناظرین کے ملاحظہ سے گذر رہا ہے۔

نوٹ: اس رسالہ میں بطور تاریخ کے مضامین لکھے گئے ہیں بطور مناظرہ نہیں، مناظرانہ رنگ دیکھنا ہو تو خاکسار کی دوسری تصنیفات رسالہ "الہامات مرزا" "مرقع قادیانی" وغیرہ اور دیگر اصحاب کی تصنیفات ملاحظہ کریں۔

نوٹ: جو حوالے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں سب صحیح ہیں مقابلہ میں کوئی انکار کرے تو مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں[1]۔ بذریعہ جوابی خط۔

ابو الوفا ثناء اللہ
(مولوی فاضل)

طبع دوم

امرتسر
رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ، مئی ۱۹۲۳ء

---

[1] آہ! آں قدح بشکست و آں ساقی نہ ماند! (ع - ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا حصّہ

تاریخِ مرزا

تمہید

مرزا صاحب کی زندگی دو حصّوں پر منقسم ہے۔ایک قبل دعوائے مسیحیّت، دوسرا بعدِ دعوائے مسیحیّت۔ان دونوں میں بہت بڑا اختلاف ہے۔

پہلے حصّے میں مرزا صاحب صرف ایک باکمال مصنّف کی صورت میں پیش ہوتے ہیں۔دوسرے حصّے میں اُس کمال کو کمال تک پہنچا کر مسیح موعود و مہدیٔ مسعود و کرشن گوپال نبی اور رسُول ہونے کا بھی ادّعا کرتے ہیں۔پہلے حصّے میں جمہور علماء اسلام ان کی تائید پر ہیں۔دوسرے حصّے میں جمہور بلکہ کل علمائے اسلام ان کے مخالف نظر آتے ہیں۔چنانچہ یہ سب کچھ واقعات سے ثابت ہوگا۔

مرزا صاحب کے مریدوں نے بھی ان کی سوانح لکھی ہیں مگر وہ محض اعتقادی اصول پر ہیں۔ہماری یہ کتاب واقعاتِ صحیحہ سے لبریز ہے چنانچہ ناظرین ملاحظہ فرماویں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخِ مرزا حصّہ اوّل قبل دعوٰیٔ مسیحیت

امرت سر سے شمال مشرق کو ریلوے لائن پر ایک پُرانا قصبہ بٹالہ ہے جو ضلع گورداسپور کی تحصیل ہے۔ بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پہ ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جائے ولادت ہے۔ مرزا صاحب کی تاریخ ولادت صاف تو ملتی نہیں البتہ ان کی اپنی کتاب "تریاق القلوب"[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۶۱ مطابق ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد کا نام حکیم مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔ قوم زمیندار پیشہ طبابت کرتے تھے۔ ابتداء میں مشرقی علوم مولوی گل شاہ (شیعہ) سے بٹالہ میں پڑھے۔ اردو، فارسی، عربی کے سوا انگریزی سے واقف نہ تھے۔ ثابت نہیں کہ کسی مشہور درسگاہ میں آپ نے تحصیل علم کی ہو جوان ہو کر تلاش معاش میں نکلے۔ سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے محرر[2] ہوئے۔ وہاں سے بغرض ترقی آپ نے قانونی مختار کاری کا امتحان دیا، فیل ہو گئے۔ ازاں بعد تصنیف کی طرف طبیعت کا رُخ ہوا طبیعت میں ایجاد تھی اس لئے بڑی کتاب شائع کرنے سے پہلے اشتہاری طریق کار اختیار کیا۔ کبھی آریوں سے مخاطب ہوتے کبھی عیسائیوں سے کبھی برہموؤں سے چنانچہ ایک دو اشتہار اس مضمون کے بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۔

اشتہار انعامی پانسو روپیہ

اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷ دسمبر ۱۸۷۷ء کو وکیل ہندوستان وغیرہ اخبار میں بعض لائق فائق آریہ سماج والوں نے بابت روحوں کے اصول اپنا

---

۱ صـ ۶۸ - ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳۲۶ھ کو فوت ہوئے، صـ کتاب ہذا

۲ تحفہ شاہزادہ ویلز صفحہ ۳۴ - مصنفہ مرزا محمود احمد خلف مرزا غلام احمد قادیانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شائع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ پرمیشر کو بھی ان کی تعداد معلوم نہیں۔ اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہیں اور پاتے رہینگے مگر کبھی ختم نہیں ہوویںگے۔ تردید اس کی ہم نے ۹ فروری سے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں میں بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعدادی پانسو روپیہ مع جواب الجواب باوا نرائن سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج امرتسر کے تحریر کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں میں سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے کہ ارواح موجودہ جو سوا چار ارب کی مدت میں کل دورہ اپنا پورا کرتے ہیں بے انت ہیں اور پرمیشر کو تعداد ان کا نامعلوم رہا ہوا ہے تو میں اس کو مبلغ پانسو روپیہ بطور انعام دونگا اور در صورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہوگا کہ بمدد عدالت وصول کرے لیکن واضح رہے کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور میں سے اس اصول سے منکر ہو تو صرف انکار طبع کرانا کافی نہ ہوگا بلکہ اس صورت میں تصریح لکھنا چاہیئے کہ پھر اصول کیا ہوا؟ آیا یہ بات ہے کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جاویں گے۔ اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہوگا یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحوں کے پھر پرمیشر انہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا میں بھیج دیگا یا یہ کہ اگرچہ ارواح بے انت نہیں اور تعداد ان کا کسی حد معین میں ضرور محصور ہیں مگر پھر بھی بعد نکالے جانے کے باقیماندہ روح اتنے کے اتنے ہی نہیں رہتے ہیں۔ نہ مکتی والوں کی جماعت جن میں یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملتے ہیں۔ اس بالائی آمدن سے پہلے سے کچھ زیادہ ہو ہو جاتے ہیں اور نہ یہ جماعت جس سے کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہوتے غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ لکھنا چاہیئے

المشتہر: مرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی عنہ ۲ مارچ ۱۸۷۸ء[1]

[1] مندرجہ تبلیغ رسالت صفحہ ۱-۲ ج ۱ (ع، ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اشتہار بجواب سوامی دیانند بانی آریہ سماج ملاحظہ ہو

اعلان

سوامی دیانند سرسوتی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے ارواحوں کا بے انت ہونا باطل کر کے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا تھا۔ معرفت تین کس آریہ سماج والوں کے یہ پیغام بھیجا ہے کہ اگر ارواح حقیقت میں بے انت نہیں لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ بنا رہتا ہے کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتی ہیں۔ تو پھر بوقت ضرورت مکتی سے باہر نکالی جاتی ہیں۔ اب سوامی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے اس جواب میں شک و شبہ ہو تو بالمواجہ بحث کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اسی بارے میں سوامی صاحب کا ایک خط بھی آیا۔ اس خط میں بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہیں اسواسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے کہ بحث بالمواجہ بسر و چشم ہم کو منظور ہے کاش سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ مناسب ہے کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کا واسطے انعقاد اس جلسہ کے تجویز کر کے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ و مقام کو مشتہر کر دیں لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلیٰ کہ تین صاحب ان میں سے ممبران برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی ہوں گے قرار پائے گا۔ اول تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط تہذیب جو چاہیں گے جواب دیں گے۔ پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا اور بحث ختم ہو جائے گی۔ ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ کیوں سوامی صاحب وراو دھندوں میں لگے ہوئے ہیں اور ایسے سخت اعتراض کا جواب نہیں دیتے جس نے سب آریہ سماج والوں کا دم بند کر رکھا ہے۔ اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا کوئی جواب مشتہر نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمیا تو بس یہ سمجھو کہ سوامی صاحب صرف باتیں کر کے اپنے توابعین کے آنسو پونچھنے تھے اور مکت یابوں کی واپسی ہیں جو جو مفاسد ہیں مضمون مشمولہ متعلقہ اس اعلان میں درج ہیں ناظرین پڑھیں اور انصاف فرمائیں۔

المعلن : مرزا غلام احمد رئیس قادیان ۱۰ جون ۱۸۷۸ء۔[1]

اس قسم کی اشتہار بازی کچھ مدت تک کرتے سے ملک میں کافی شہرت ہو گئی مسلمانوں نے آپ کو حامیٔ اسلام سمجھا تو آپ نے ایک اشتہار بغرض امداد کتاب براہین احمدیہ شائع کیا جو درج ذیل ہے :

اشتہار بغرض استعانت و استظہار از انصار دینِ محمد مختار صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ الابرار

اخوان دیندار و مؤمنین غیرت شعار و حامیانِ دین اسلام و متبعین سنت خیر الانام پر روشن ہو کہ اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن و صداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام کچھ بن نہ پڑے اور اس کے جواب میں قلم اٹھانے کی کسی کو جرأت نہ ہو سکے۔ اس کتاب کے ساتھ اس مضمون کا ایک اشتہار دیا جاویگا کہ جو شخص اس کتاب کے دلائل کو توڑ دے و مع ذلک اس کے مقابلہ میں اسی قدر دلائل یا ان کے نصف یا ثلث یا ربع یا خمس سے اپنی کتاب کا (جس کو وہ الہامی سمجھتا ہو) حق ہونا یا اپنے دین کا بہتر ہونا ثابت کر دکھائے اور اس کے کلام یا جواب کو میری شرائط مذکورہ کے موافق تین منصف (جن کو مذہب فریقین سے تعلق نہ ہو) مان لیں تو میں اپنی جائداد تعدادی دس ہزار روپیہ سے (جو میرے قبض و تصرف میں ہے) دستبردار ہو جاؤنگا اور سب کچھ اس کے حوالے کر دونگا اس باب میں جس طرح کوئی چاہے اپنا اطمینان کیلئے مجھ سے تمسک لکھا لے یا رجسٹری کرا لے اور میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ

[1] دیکھو تبلیغ رسالت ص ۶، ۷، ج ۱ مرتبہ منشی قاسم علی احمدی مطبوعہ فاروق پریس قادیان اگست ۱۹۲۲ء - ۶ - ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آکر بچشم خود دیکھ لے۔

باعث تصنیف: اس کتاب کے پنڈت دیانند صاحب اور اُنکے اتباع ہیں جو اپنی امت کو آریہ سماج کے نام سے مشہور کر رہے ہیں اور بجز اپنے وید کے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ مسیح اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہم السلام کی تکذیب کرتے ہیں اور نعوذ باللہ توریت، انجیل۔ زبور۔ فرقان مجید کو محض افترا سمجھتے ہیں اور ان مقدس نبیوں کے حق میں ایسے توہین کے کلمات بولتے ہیں کہ ہم سُن نہیں سکتے۔ ایک صاحب نے ان میں سے اخبار سفیر ہند میں بطلب ثبوت حقانیت فرقان مجید کئی دفعہ ہمارے نام اشتہار بھی جاری کیا ہے اب ہم نے اس کتاب میں ان کا اور ان کے اشتہاروں کا کام تمام کر دیا ہے اور صداقت قرآن و نبوّت کو بخوبی ثابت کیا۔ پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ پندرہ جزو میں تصنیف کیا بغرض تکمیل تمام ضروری امروں کے نو حصے اور زیادہ کر دیئے جس کے سبب سے تعداد کتاب ڈیڑھ سو جزو ہو گئی۔ ہر ایک حصہ اس کا ایک ایکہزار صفحہ چھپے تو چورانوے روپیہ صرف ہوتے ہیں پس کل حصص کتاب نو سو چالیس روپے سے کم میں نہیں چھپ سکتے، از انجا کہ ایسی بڑی کتاب کا چھپکر شائع ہونا بجز معاونت مسلمان بھائیوں کے بڑا مشکل امر ہے اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جسقدر ثواب ہے وہ ادنیٰ اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں۔ لہٰذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں شریک ہوں اور اس کے مصارف طبع میں معاونت کریں۔ اغنیاء لوگ اگر اپنے مطبخ کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائیں گے تو یہ کتاب بسہولت چھپ جائے گی۔ ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہیگا یا یوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری کتاب پانچ پانچ روپیہ مع اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیجدیں۔ جیسی جیسی کتاب چھپتی جائے گی ان کی خدمت میں ارسال ہوتی رہے گی۔

غرض انصار اللہ بن کر اس نہایت ضروری کام کو جلد تر بسر انجام پہنچادیں اور نام اس کتاب کا البراہین الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا اس کو مبارک کرے۔ اور گمراہوں کو اس کے ذریعہ سے اپنے سیدھے راہ پر چلا دے۔ آمین

المشتھر: "خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب"

جس زور شور سے اس کتاب کا اشتہار تھا آخر کار نکلی تو صورت اس کی یہ تھی ایک جلد موٹے حرفوں میں صرف اس کے اشتہار کی تھی۔ باقی جلدوں میں مضامین شروع ہوئے مگر مضامین کی بنا زیادہ تر اپنے الہامات اور مکاشفات پر تھی لیکن وہ الہامات ایسے کچھ صاف اور صریح اسلام کے مخالف نہ تھے بلکہ بعض معادن بعض گول، اس لئے حسن ظن علماء اس پر بھی مرزا صاحب سے مانوس ہی رہے۔ اس زمانہ میں سب سے بڑے مانوس مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ تھے۔ جنھوں نے اس کتاب پر بڑا بسیط ریویو لکھا اور مخالفین کو جوابات دیئے۔ باوجود اس کے دُور اندیش علمائے اسلام مرزا صاحب سے خوفزدہ تھے۔ مولانا حافظ عبدالمنان مرحوم محدث وزیر آبادی سے میں نے خود سُنا کہ مجھے شبہ ہوتا ہے کسی دن یہ شخص (مرزا) نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ ایسا ہی حضرت مولوی ابوعبداللہ غلام العلی صاحب مرحوم امرت سری سے سننے والوں کا بیان ہے کہ مرحوم بھی مرزا صاحب سے خوفزدہ تھے کہ کسی دن نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں مولوی صاحب مرحوم کا نام لے کر رد بھی کیا ہے۔ ایسا ہی مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری اور مولوی محمد وغیرہ خاندان علمائے لودہانہ بھی مرزا صاحب سے بدظن تھے۔ ہم حیران ہیں ان علما کی فراست کس درجہ کی تھی کہ آخر کار وہی ہوا جو ان حضرات نے گمان کیا تھا جس کا بیان دوسرے باب میں آئے گا۔

چونکہ مرزا صاحب ملک میں بحیثیت ایک نامور مصنف مناظر بلکہ باکمال عارف باللہ صوفی ملہم کی صورت میں پیش ہوتے تھے اس لئے آپ کی کوئی تجویز کمالاتی رنگ سے خالی نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ نے ایک اشتہار بطور اظہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرامت دیا جو درج ذیل ہے :

پیشگوئی

بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزّوجل خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پہ قادر ہے (جل شانہٗ وعز اسمہٗ مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے۔ تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تاکہ وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انھیں جو خدا کے وجود پہ ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاوے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔ دو شنبہ ہے۔ مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر۔ مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السما جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی سے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پہ ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا وکان امرا مقضیا۔ (خاکسار مرزا غلام احمد مولف براہین احمدیہ ہوشیار پور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔[1]

اس اشتہار پر مخالفوں کی طرف سے اعتراض ہوا کہ چند روز سے مرزا صاحب کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کو مخفی رکھا گیا ہے اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

اشتہار واجب الاظہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چونکہ اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پر جس میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا دو شخص سکنہ قادیان یعنے حافظ سلطان کشمیری و صابر علی نے رُوبرو مرزا نواب بیگ و میاں شمس الدین و مرزا غلام علی ساکنان قادیان یہ دروغ بے فروغ برپا کیا ہے کہ ہماری دانست میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے صاحب مشتہر کے گھر میں لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ قول نامردگان کا

[1] مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۶۲ ج ۱ (ع، ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراسر افترا، دروغ و بمقتضائے کینہ و حسد و عناد جبلی ہے جس سے نہ صرف مجھ پر بلکہ تمام مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم اُن کے قول دروغ کا رد واجب سمجھ کر عام اشتہار دیتے ہیں کہ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی ۲۰-۲۲ سال سے زیادہ عمر ہے پیدا نہیں ہوا لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا اور یہ اتہام کہ گویا ڈیڑھ ماہ سے پیدا ہو گیا ہے سراسر دروغ ہے۔ ہم اس دروغ کے ظاہر کرنے کے لئے لکھتے ہیں کہ آج کل ہمارے گھر کے لوگ بمقام چھاؤنی انبالہ صدر بازار اپنے والدین کے پاس یعنی والد میر ناصر نواب صاحب نقشہ نویس دفتر نہر کے پاس بود و باش رکھتے ہیں اور اُن کے گھر کے متصل منشی مولا بخش صاحب ملازم ڈاک ریلوے اور بابو محمد صاحب کلرک دفتر نہر رہتے ہیں۔ معترضین یا جس شخص کو شبہ ہو اُس پر واجب ہے کہ اپنا شبہ رفع کرنے کے لئے وہاں چلا جاوے اور اس جگہ اردگرد سے خوب دریافت کر لے۔ اگر کرایہ آمد و رفت موجود نہ ہو تو ہم اس کو دے دیں گے لیکن اگر اب بھی جا کر دریافت نہ کرے اور نہ دروغگوئی سے باز آوے تو بجز اس کے ہمارے اور حق پسندوں کی نظر میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا لقب پاوے اور نیز زیر عتاب حضرت احکم الحاکمین کے آوے اور کیا ثمرہ اس یاوہ گوئی کا ہوگا۔ خدا تعالیٰ ایسے شخصوں کو ہدایت دیوے کہ جو جوش حسد میں آ کر اسلام کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور اس دروغگوئی کے مآل کو بھی نہیں سوچتے۔

اس جگہ اس وہم کا دور کرنا بھی قرین مصلحت ہے کہ جو بمقام ہوشیارپور ایک آریہ صاحب نے اس پیشگوئی پر بصورت اعتراض پیش کیا تھا کہ لڑکا لڑکی کے پیدا ہونے کی شناخت دائیوں کو بھی ہوتی ہے دائیاں بھی معلوم کر سکتی ہیں کہ لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی۔ واضح رہے کہ ایسا اعتراض کرنا معترض صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراسر حیلہ سازی و حق پوشی ہے۔ کیونکہ اوّل تو کوئی ذاتی ایسا دعوےٰ نہیں کرسکتی۔ بلکہ ایک حاذق طبیب بھی ایسا دعوےٰ ہرگز نہیں کرسکتا کہ اس امر میں میری رائے قطعی اور یقینی ہے جس میں تخلف کا امکان نہیں صرف ایک اٹکل ہوتی ہے کہ جو بارہا خطا جاتی ہے۔ علاوہ اس کے یہ پیشگوئی آج کی تاریخ سے دو برس پہلے کئی آریوں اور مسلمانوں وبعض مولویوں و حافظوں کو بھی بتلائی گئی تھی چنانچہ آریوں میں سے ایک شخص ملاوامل نام جو سخت مخالف اور نیز شرمپت ساکنان قصبہ قادیان ہیں ماسوا اس کے ایک نادان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مفہوم پیشگوئی کا اگر بنظر یکجائی دیکھا جائے تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے جس کے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا۔ اگر شک ہو تو ایسی قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔ اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں، بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے فرمایا ہے، اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مردہ کو زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کرکے ایک روح واپس منگوایا جاوے اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور بعض دیگر انبیاء علیہ السلام کی نسبت بائبل میں لکھا گیا ہے جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے اور پھر باوصف ان سب عقلی و نقلی جرح و قدح کے یہ بھی منقول ہے کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا تھا اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہان سے رخصت ہو ہوجاتا جس کے دنیا میں آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا تھا۔ نہ خود اس کو آرام ملتا تھا اور نہ اس کے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی۔ سو اگر مسیح علیہ السلام کی دعا سے بھی کوئی روح دنیا میں آئی تو درحقیقت اس کا آنا نہ آنا برابر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اور بفرضِ محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی بھی رہتی تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احد من الناس ہے۔ دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتی تھی مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و برکت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہو گا۔ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ہی ایک روح ہی منگوائی گئی ہے مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

اے لوگو! میں کیا چیز ہوں اور کیا حقیقت۔ جو کوئی مجھ پر حملہ کرتا ہے وہ درحقیقت میرے پاک متبوع پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے حملہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر اس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ آفتاب پر خاک نہیں ڈال سکتا۔ بلکہ وہی خاک اس کے سر پر اس کی آنکھوں پر اس کے منہ پر گر کر اس کو ذلیل اور رسوا کرے گی اور ہمارے نبی کریم کی شان و شوکت اس کی عداوت اور اس کے بخل سے کم نہیں ہوگی بلکہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ ظاہر کرے گا۔ کیا تم فجر کے قریب آفتاب کو نکلنے سے روک سکتے ہو۔ ایسے ہی تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب صداقت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خدا تعالیٰ تمہارے کینوں اور بخلوں کو دور کرے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

راقم: خاکسار غلام احمد مولف براہین احمدیہ از قادیان ضلع گورداسپور ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ[1]

اس اشتہار پر بھی اعتراضات ہوئے تو مرزا صاحب نے اُن کے جواب میں ایک اور اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

---

[1] نیز تبلیغ رسالت ج ۱ ص۷۵ (ع، ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار صداقت آثار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

واضح ہو کہ اس خاکسار کے اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے منشی اندرمن صاحب مراد آبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لیئے کی گئی ہے۔ یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اوّل تو اس کے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخصّ آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے۔ نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔ ماسوا اس کے اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لیئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا اور پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ انھوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔ چونکہ یہ عاجز ایک بندہ ضعیف مولیٰ کریم جلشانہٗ کا ہے۔ اس لیئے اسی قدر ظاہر کرتا ہے جو منجانب اللہ ظاہر کیا گیا۔ آئندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا وہ بھی شائع کیا جاوئے گا۔ والسلام علیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من اتبع الھدیٰ۔

المشتھر: خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ ۸؍اپریل ۱۸۸۶ء مطابق دوم رجب ۱۳۰۳ھ۔[1]

آخر کار مرزا صاحب کے گھر لڑکا پیدا ہوگیا تو مرزا صاحب نے مخالفوں کا منہ بند کرنے کو اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

خوشخبری

اے ناظرین! مَیں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے مَیں نے اشتہار ۸؍اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا۔ آج ۱۶؍ذی قعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷؍اگست ۱۸۸۷ء میں بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہوگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ کس قدر بزرگ پیشگوئی ہے جو ظہور میں آئی۔ آریہ لوگ بات بات میں یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم وہ پیشگوئی منظور کریں گے جس کا وقت بتلایا جاوے۔ سو اب یہ پیشگوئی انھیں منظور کرنی پڑی کیونکہ اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ حمل دوم بالکل خالی نہیں جائیگا ضرور لڑکا پیدا ہوگا اور وہ حمل بھی کچھ دُور نہیں۔ بلکہ قریب ہے۔ یہ مطلب اگرچہ اصل الہام میں مجمل تھا لیکن مَیں نے اسی اشتہار میں لڑکا پیدا ہونے سے ایک برس چار مہینہ پہلے روح القدس سے قوت پاکر مفصل طور پر مضمون مذکورہ بالا لکھ دیا یعنے یہ کہ اگر لڑکا اس حمل میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں ضرور ہوگا۔ آریوں نے حجت کی تھی کہ یہ فقرہ الہامی کہ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کریگا۔ حمل موجودہ سے

---

[1] مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۷۶ ج ۱ (ع، ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص تھا جس سے لڑکی ہوئی میں نے ہر ایک مجلس اور ہر ایک تحریر و تقریر میں انھیں جواب دیا کہ یہ حجت تمہاری فضول ہے کیونکہ کسی الہام کے وہ معنے ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ سے خاص طاقت پاکر اس کے معنے کرتا ہے پس جب حالت میں لڑکی پیدا ہونے سے کئی دن پہلے عام طور پر کئی سو اشتہار چھپوا کر میں نے شائع کر دیئے اور بڑے بڑے آریوں کی خدمت میں بھی بھیجدیئے تو الہامی عبارت کے وہ معنے قبول نہ کرنا جو خود ایک خفی الہام نے میرے پر ظاہر کئے اور پیش از ظہور مخالفین تک پہنچا دیئے گئے۔ کیا ہٹ دھرمی ہے یا نہیں۔ کیا ملہم اپنے الہام کے معانی بیان کرنا یا مصنف کا اپنی تصنیف کے کسی عقیدہ کو ظاہر کرنا تمام دوسرے لوگوں کے بیانات سے عند العقل زیادہ معتبر نہیں ہے بلکہ خود سوچ لینا چاہیئے کہ مصنف جو کچھ پیش از وقوع کوئی امر غیب بیان کرتا ہے اور صاف طور پر ایک بات کی نسبت دعوے کر لیتا ہے تو وہ اپنے اس الہام اور اس تشریح کا آپ ذمہ دار ہوتا ہے اور اس کی باتوں میں دخل بے جا دینا ایسا ہی جیسا کوئی کسی مصنف کو کہے کہ تیری تصنیف کے یہ معنے نہیں بلکہ یہ ہیں جو میں نے سوچے ہیں۔ اب ہم اصل اشتہار ۸ راپریل ۱۸۸۶ء ناظرین کے ملاحظہ کیلئے ذیل میں لکھتے ہیں تاکہ ان کو اطلاع ہو کہ ہم نے پیش از وقوع اپنی پیشگوئی کی نسبت کیا دعوے کیا تھا اور پھر وہ کیسا اپنے وقت پر پورا ہوا۔

المشتہر "خاکسار غلام احمد از قادیاں ضلع گورداسپور"۔ (۷ راگست ۱۸۸۷ء)[1]

اس اشتہار نے تمام نزاعوں کا فیصلہ کر دیا اور مرزا صاحب کے لئے آئندہ کو مشکلات کا دروازہ کھول دیا کیونکہ مولود لڑکے کے اوصاف تو یہ تھے کہ :

وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء۔

---

[1] مندرجہ در تبلیغ رسالت ص ۱۰۱ ج ۱ (ع،ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(گویا خدا اوپر سے آیا) وغیرہ۔ دیکھو صہ ۱۵ کتاب ہذا۔

مگر تقدیر خدا غالب ہے وہ بچہ جس کو اس پیشگوئی کے مطابق موعود فرمایا تھا ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو سولہ مہینے عمر پاکر مرزا صاحب اور ان کے ہوا خواہوں کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا جس کا لازمی نتیجہ مخالفوں کی شورش ہوا۔ چنانچہ چاروں طرف سے مخالف ٹوٹ پڑے مگر مرزا صاحب کچھ ایسے کمزور دل گردے کے نہیں تھے جو مخالفوں کی شورش سے دب جاتے۔ آپ نے بڑے حوصلہ اور بڑی متانت سے اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر

واضح ہو کہ اس عاجز کے لڑکے بشیر احمد کی وفات سے جو ۷ اگست ۱۸۸۷ء روز یکشنبہ میں پیدا ہوا تھا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو اسی روز یکشنبہ میں ہی اپنی عمر کے سولہویں مہینے میں بوقت نماز صبح اپنے معبود حقیقی کی طرف واپس بلایا گیا عجیب طور کا شور و غوغا خام خیال لوگوں میں اٹھا اور رنگا رنگ کی باتیں خویشوں وغیرہ نے کیں اور طرح طرح کی نافہمی اور کج دلی کی رائیں ظاہر کی گئیں۔ مخالفین مذہب جن کا شیوہ بات بات میں خیانت و افترا ہے انھوں نے اس بچے کی وفات پر انواع و اقسام کی افترا گھڑنی شروع کی۔ سو ہر چند ابتدا میں ہمارا ارادہ نہ تھا کہ آں پسر معصوم کی وفات پر کوئی اشتہار یا تقریر شائع کریں اور نہ شائع کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ کوئی ایسا امر درمیان نہ تھا کہ کسی فہیم آدمی کی ٹھوکر کھانے کا موجب ہو سکے لیکن جب یہ شور و غوغا انتہا کو پہنچ گیا اور کچے اور ابلہ مزاج مسلمانوں کے دلوں پر بھی اس کا مضر اثر پڑتا ہوا نظر آیا تو ہم نے محض للہ یہ تقریر شائع کرنا مناسب سمجھا۔

اب ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی کی وفات کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرکے اپنے اشتہارات واخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ راپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ راگست ۱۸۸۷ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی بعضوں نے اپنی طرف سے افترا کرکے یہ بھی اپنے اشتہار میں لکھا کہ اس بچہ کی نسبت یہ الہام بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ بادشاہوں کی بیٹیاں بیاہنے والا ہوگا لیکن ناظرین پر منکشف ہو کہ جن لوگوں نے یہ نکتہ چینی کی ہے ۔ انھوں نے بڑا دھوکا کھایا ہے یا دھوکا دینا چاہا ہے ۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ماہ اگست ۱۸۸۷ء تک جو پسر متوفی کی پیدائش کا مہینہ ہے جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں جن کا لیکھرام پشاوری نے وجہ ثبوت کے طور پر اپنے اشتہار میں حوالہ دیا ہے ان میں سے کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی پیش نہیں کر سکتا جس میں یہ دعوے کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہوگیا۔ بلکہ ۸ راپریل ۱۸۸۶ء کا اشتہار اور نیز ۷ راگست ۱۸۸۷ء کا اشتہار کہ جو ۸ راپریل ۱۸۸۶ کی بنار پر اور اس کے حوالہ سے بروز تولد بشیر شائع کیا گیا تھا صاف بتلا رہا ہے کہ ہنوز الہامی طور پر یہ تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا کوئی اور ہے تعجب کہ لیکھرام پشاوری نے جوش تعصب میں آکر اپنے اس اشتہار میں جو اس کی جبلی خصلت بدگوئی و بدزبانی سے بھرا ہوا ہے ۔ اشتہارات مذکورہ کے حوالہ سے اعتراض تو کر دیا مگر ذرا آنکھیں کھول کر ان تینوں اشتہاروں کو پڑھ نہ لیا تاکہ جلد بازی کی ندامت سے بچ جاتا۔ نہایت افسوس ہے کہ ایسے دروغ باف لوگوں کو آریوں کے وہ پنڈت کیوں دروغ گوئی سے منع نہیں کرتے جو بازاروں میں کھڑے ہو کر اپنا اصول یہ بتلاتے ہیں کہ جھوٹ کو چھوڑنا اور تیاگنا اور سچ کو ماننا اور قبول کرنا آریوں کا دھرم ہے۔ پس عجیب بات یہ ہے کہ یہ دھرم قول کے ذریعہ سے تو ہمیشہ ظاہر کیا جاتا ہے مگر فعل کے وقت ایک مرتبہ بھی کام میں نہیں آتا ۔

~~افسوس ہزار افسوس ۔ اب~~ خلاصہ کلام یہ کہ سردر اشتہار ۸ راپریل ۱۸۸۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ۷ اگست ۱۸۸۷ء مذکورہ بالا اس ذکر و حکایت سے بالکل خاموش ہیں کہ لڑکا پیدا ہونے والا کیسا اور کن صفات کا ہے بلکہ یہ دونوں اشتہار صاف شہادت دیتے ہیں کہ ہنوز یہ امر الہام کی رُو سے غیر منفصل اور غیر مصرح ہے۔ ہاں یہ تعریفیں جو اوپر گذر چکی ہیں ایک آنے والے لڑکے کی نسبت عام طور پر بغیر کسی تخصیص و تعیین کے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ضرور بیان کی گئی ہیں لیکن اس اشتہار میں تو کسی جگہ نہیں لکھا کہ جو ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو لڑکا پیدا ہوگا وہی مصداق ان تعریفوں کا ہے بلکہ اس اشتہار میں اس لڑکے کے پیدا ہونے کی کوئی تاریخ مندرج نہیں کہ کب اور کس وقت ہوگا۔ پس ایسا خیال کرنا کہ ان اشتہارات میں مصداق ان تعریفوں کا اسی پسر متوفی کو ٹھیرایا گیا تھا سراسر ہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے۔ یہ سب اشتہارات ہمارے پاس موجود ہیں اور اکثر ناظرین کے پاس موجود ہوں گے مناسب ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں اور پھر آپ ہی انصاف کریں۔ جب یہ لڑکا فوت ہو گیا ہے پیدا ہوا تھا تو اس کی پیدائش کے بعد صدہا خطوط اطراف مختلفہ سے بدیں استفسار پہنچے تھے کہ کیا یہ وہی مصلح موعود ہے جس کے ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں گے تو سب کی طرف یہی جواب لکھا گیا تھا کہ اس بارے میں صفائی سے اب تک کوئی الہام نہیں ہوا۔ ہاں اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا کہ کیا تعجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہو اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس پسر متوفی کی بہت سی ذاتی بزرگیاں الہامات میں بیان کی گئی تھیں جو اس کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کے متعلق تھیں اور اس کی کاملیت استعدادی سے علاقہ رکھتی تھیں۔ سو چونکہ وہ استعدادی بزرگیاں ایسی نہیں تھیں جن کے لئے بڑی عمر پانا ضروری ہوتا۔ اسی باعث سے یقینی طور پر کسی الہام کی بنا پر اس رائے کو ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ ضرور یہ لڑکا پختہ عمر تک پہنچیگا اور اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی۔ تاجب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جاوے تب اس کا مفصل و مبسوط حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا جائے۔ سو تعجب اور نہایت تعجب کہ جس حالت میں ہم اب تک پسر متوفی کی نسبت الہامی طور پر کوئی رائے قطعی ظاہر کرنے سے بکلّی خاموش اور ساکت رہے اور ایک ذرا سا الہام بھی اس بارے میں شائع نہ کیا تو پھر ہمارے مخالفوں کے کانوں میں کس نے پھونک ماردی کہ ایسا اشتہار ہم نے شائع کر دیا ہے۔

(المبلغ غلام احمد عفی عنہ۔ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

یہ اشتہار معمولی اشتہار نہیں بلکہ ایک کتاب ہے جو ۲۰/۲۶ کے ۲۴ صفحوں پر ختم ہے مضمون سارا اسی قدر ہے جو اوپر نقل ہوا۔

ہاں اس اشتہار کے آخیر کے چند فقرے قابلِ دید و شنید ہیں جو مرزا صاحب کے طرز زندگی کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"بالآخر یہ بھی اس جگہ واضح رہے کہ ہمارا اپنے کام کے لئے تمام و کمال بھروسہ اپنے مولا کریم پر ہے۔ اس بات سے کچھ غرض نہیں کہ لوگ ہم سے اتفاق رکھتے ہیں یا نفاق اور ہمارے دعوے کو قبول کرتے ہیں یا رد اور ہمیں تحسین کرتے ہیں یا نفرین بلکہ ہم سب سے اعراض کر کے اور غیر اللہ کو مردہ کی طرح سمجھ کے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ گو بعض ہم سے اور ہماری ہی قوم میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ ہمارے اس طریق کو نظرِ تحقیر سے دیکھتے ہیں مگر ہم ان کو معذور رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ جو ہم پر ظاہر کیا گیا ہے وہ ان پر نہیں اور جو ہمیں پیاس لگا دی گئی ہے وہ انھیں نہیں۔ کل یعمل علی شاکلتہ۔"

ان فقرات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اپنی کارروائی ہمیشہ متوکلانہ اور عارفانہ دکھلایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب بعض علماء نے آپ کو دوستانہ نصیحت کی کہ اس قسم کے مکاشفات ظاہر نہ کیا کریں جن سے مخالفین کو ہنسی کا موقع ملے۔ تو آپ نے اسی اشتہار میں ان کو بھی آڑے ہاتھوں لیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"اس محل میں یہ بھی لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مجھے بعض اہلِ علم احباب کی ناصحانہ تحریرات سے معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی اس عاجز کی یہ کارروائی پسند نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے کہ برکات روحانیہ و آیاتِ سماویہ کے سلسلہ کو جو بذریعہ قبولیت ادعیہ و الہامات و مکاشفات تکمیل پذیر ہوتا ہے۔ لوگوں پر ظاہر کیا جاتے بعض کی ان میں سے اس بارہ میں یہ بحث ہے کہ یہ باتیں ظنی و شکی ہیں اور ان کے ضرر کی امید اُن کے فائدہ سے زیادہ تر ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حقیقت میں یہ تمام بنی آدم میں مشترک و تساوی ہیں۔ شاید کسی قدر ادنیٰ الگی بیشی ہو بلکہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ قریباً یکساں ہی ہیں اُن کا یہ بھی بیان ہے کہ ان امور میں مذہب اور اتقا اور تعلق باللہ کو کچھ دخل نہیں۔ بلکہ یہ فطرتی خواص ہیں جو انسان کی فطرت کو لگے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک بشر سے مومن ہو یا کافر۔ صالح ہو۔ یا فاسق۔ کچھ تھوڑی سی کمی بیشی کے ساتھ صادر ہوتے رہتے ہیں یہ تو اُن کی قیل و قال ہے جس سے ان کی موٹی سمجھ اور سطحی خیالات اور مبلغ علم کا اندازہ ہو سکتا ہے مگر فراست صحیحہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غفلت اور حُبِّ دنیا کا کیڑا ان کی ایمانی فراست کو بالکل کھا گیا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جیسے مجذوم کا جذام انتہا کے درجہ تک پہنچ کر سکوت اعضا تک نوبت پہنچاتا ہے، اور ہاتھوں پیروں کا گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی اُن کے روحانی اعضا جو روحانی قوتوں سے مراد ہیں بباعث غلو محبت دنیا کے گلنے سڑنے شروع ہو گئے ہیں اور ان کا شیوہ فقط ہنسی اور ٹھٹھا، بدظنی اور بدگمانی ہے۔ دینی معارف، اور حقایق پر غور کرنے سے بکلی آزادی ہے بلکہ یہ لوگ حقیقت اور معرفت سے کچھ سروکار نہیں رکھتے اور کبھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے، اور ہمارا اصلی کمال کیا ہے بلکہ جیفہ دنیا میں دن رات غرق ہو رہے ہیں اُن میں حس ہی باقی نہیں رہی کہ اپنی حالت کو ٹٹولیں کہ وہ کیسی سچائی کے طریق سے گری ہوئی ہے اور بڑی بدقسمتی ان کی یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی اس نہایت خطرناک بیماری کو پوری پوری صحت خیال کرتے ہیں اور جو حقیقی صحت و تندرستی ہے اس کو بنظر توہین و استخفاف دیکھتے ہیں اور کمالات ولایت اور قربِ الٰہی کی عظمت بالکل اُن کے دلوں پر سے اٹھ گئی ہے اور نومیدی اور حرمان کی سی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اگر یہی حالت رہی تو اُن کا نبوت پر ایمان قائم رہنا بھی کچھ معرضِ خطر میں ہی نظر آتا ہے۔"

علمائے اسلام کی مشفقانہ نصیحت اور مرزا صاحب کا تلخ جواب سُن کر ایک عاشق کے تلخ جواب کی قدر معلوم ہو گئی جو اپنے ناصحوں کو کہتا ہے ؎

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

ہم اقرار کر آتے ہیں کہ تاریخ مرزا بحیثیت مؤرخانہ لکھیں گے مناظرانہ نہیں۔ اس لئے ہم نے سب واقعات ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

مرزا صاحب نے کئی ایک اشتہاروں میں تولد فرزند ارجمند کا الہام شائع کیا۔ یہاں تک کہ ۷ راگست ۱۸۸۷ء کو بچہ پیدا ہوا۔ جس کا نام "بشیر" رکھا اور اس کو فرزند موعود قرار دے کر اشتہار دیا اور اسی اشتہار میں لکھا کہ:

"الہام کے وہ معنے ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے۔"

اس کے بعد وہ بشیر موعود فوت ہو گیا تو مولوی سعد اللہ مرحوم لودیانوی کو یہ کہنے کا موقع ملا ؎

بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا
ترا اعزاز اور اکرام مرزا!
کیا تھا اس نے تجھ کو زندہ درگور
دیا تھا تجھ کو سخت الزام مرزا!

باب اوّل ختم شُد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخِ مرزا

باب دوم

براہین احمدیہ کے بعد

ہم پہلے بتا آئے ہیں کہ مرزا صاحب کی مشہور کتاب براھین احمدیہ کی تصنیف تک گو بعض علماء بدگمان تھے مگر جمہور علمائے اسلام آپ کی نسبت حُسنِ ظن اور محبّت رکھتے لیکن براہین کے زمانہ کے بعد آپ نے جو رنگت اختیار کی تو سب علیحدہ ہو گئے اس لیے اس کی تہ کو معلوم کرنا ضروری ہو کہ وہ کونسا مرکزی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے علمائے اسلام مرزا صاحب سے بالکل متنفر ہو گئے۔

یوں تو بعد میں بہت سے مسائل پیدا ہو گئے جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں لیکن مرکزی مسئلہ جس کو اصل الاصول کہا جائے ایک ہی تھا اور اب بھی وہی ایک ہی ہے اس مسئلہ کی حقیقت اور اصلیت خود مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ سے دکھاتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین کو علماء کی مخالفت کی نسبت بھی صحیح رائے قائم کرنے کا موقع مل سکے۔

براہین احمدیہ میں وہ مرکزی مسئلہ یوں مرقوم ہے:

"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ"

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائیگا۔" (براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۴۹۸)

اس عبارت سے تین امر مفہوم ہیں۔ ایک حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی زندگی دوم انہی کا دوبارہ تشریف لانا۔ سوم تمام دنیا میں اسلام کا پھیل جانا، یہ ہیں براہین احمدیہ تک مرزا صاحب کے خیالات۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں رسالہ "فتح اسلام" "توضیح مرام" اور "ازالہ اوہام" شائع کیے جن میں اس خیال کی تبدیلی یوں کی کہ مسیح موعود جن کی بابت براہین احمدیہ کی مذکورہ عبارت میں لکھا تھا کہ اطراف واقطاع دنیا میں اسلام پھیلا دیں گے۔ ان کے منصب کا دعویٰ خود اختیار کر لیا یعنی فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے وہ تو نہیں آوینگے۔ بلکہ اُن جیسا کوئی آویگا اور وہ میں ہوں۔ اس کا ذکر اور ثبوت ان تینوں رسالوں میں دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ "ازالہ اوہام" میں بہت لمبی تقریر کے بعد آپ نے لکھا:

سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسیٰ ابن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والدِ روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہراتا۔ تب خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کی کنار میں لیا، اور اس اپنے بندہ کا نام ابن مریم رکھا کیونکہ اس نے مخلوق میں اپنی روحانی والدہ کا تو منہ دیکھا جس کے ذریعہ سے اس نے قالب اسلام کا پایا لیکن حقیقت اسلام کی اس کو بغیر انسانوں کے ذریعہ کے حاصل ہوئی تب وہ وجود روحانی پاکر خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا، کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ماسوا سے اس کو موت دے کر اپنی طرف اُٹھا لیا اور پھر ایمان اور عرفان کے ذخیرہ کے ساتھ خلق اللہ کی طرف نازل کیا سو وہ ایمان اور عرفان کا ثریا سے دنیا میں تحفہ لایا اور زمین جو سنسان پڑی تھی اور تاریک تھی اس کے روشن اور آباد کرنے کے فکر میں لگ گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمھارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہی؟ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے"؟ (ازالہ اوہام ص ۶۵۸)

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ مسیح ابنِ مریم کے لئے جو حدیثوں میں پیشگوئی آئی ہے اس سے مراد میں ہوں۔ کیونکہ ابنِ مریم کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام بغیر وسیلہ باپ کے پیدا ہوئے تھے وہ مسیح موعود بغیر کسی شیخ طریقت کی راہ نمائی کے کمال کو پہنچے گا۔ چنانچہ میں ایسا ہی (بے پیر کے) کمال کو پہنچا ہوں اس دعویٰ پر علمائے کرام کے ساتھ لفظی مباحثات ہوتے رہے لیکن مرزا صاحب چونکہ روحانیت کے مدعی تھے اس لئے انھوں نے اپنی روحانیت کا ثبوت یوں دینا چاہا کہ واقعات آیندہ کی بابت پیشگوئیاں کیں جن کی بابت لکھا گیا کہ اگر یہ پیشگوئیاں صحیح نہ ہوں تو میں جھوٹا۔ چنانچہ اسی کتاب "ازالہ اوہام" میں ایک پیشگوئی یوں فرمائی :-

"خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں انجام کار تمھارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے، اور کوشش کرینگے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(ازالہ صفحہ ۳۹۶)

(اس پیشگوئی کے متعلق مزید معلومات آگے آویں گے)

مرزا صاحب کے دعوئے مسیحیت پر سب سے اول مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اُٹھے جنھوں نے مرزا صاحب کے اقوال کو یکجا کر کے علماء کرام سے ان کے برخلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک فتویٰ لیا جو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں چھاپا مگر حق یہ ہے کہ بعد اس فتویٰ کے مرزا صاحب نے بجائے دبنے کے اپنے خیالات اور مقالات میں جو ترقی کی اُن کو دیکھتے ہوئے یہ فتویٰ جن خیالات پر علماء نے دیا تھا وہ کچھ بھی حقیقت نہ رکھتے تھے۔[1]

ماہ مئی جون ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب کا ایک مناظرہ عیسائیوں کے ساتھ امرت سر میں ہوا۔ جس میں مرزا صاحب کے مقابل ڈپٹی عبداللہ آتھم (پادری) تھے۔ پندرہ روز تک مباحثہ ہوتا رہا جس میں پچاس پچاس آدمی فریقین کے بذریعہ ٹکٹ داخل ہوتے تھے۔ مباحثہ الوہیت مسیح پر تھا۔ مرزا صاحب نے ابطال الوہیت مسیح پر بہت سی دلیلیں پیش کیں۔ یہ مباحثہ "جنگ مقدس" کے نام سے چھپ چکا ہے مگر چونکہ لفظی بحثیں علمائے ظاہری کا حصہ ہیں اور مرزا صاحب ایک روحانی درجہ لے کر آئے تھے اس لئے اپنے ان لفظی دلائل کو خود ہی ناکافی جان کر آخر میں ایک روحانی حربہ سے کام لینا چاہا۔ چنانچہ آخری روز خاتمہ مباحثہ پر آپ کے الفاظ یہ تھے:

آج رات جو مجھ پر کھُلا وہ یہ ہے کہ جبکہ مَیں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بناتا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی، بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہو گی اور اس وقت جب یہ پیشینگوئی ظہور

[1] ان خیالات کے مجموعہ کا رسالہ عقائد مرزا ہماری تصنیف قابل دید ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کیئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگینگے اور بعض بہرے سننے لگیں گے + + + میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لیئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لیئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہو کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کریگا، ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جاویں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی"۔ (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸)

اس روحانی حربہ کا مطلب صاف ہے کہ عیسائی مناظر (جو الوہیت مسیح کا قائل ہے) پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرکر واصل جہنم ہوگا۔

اس پیشگوئی کے علاوہ ایک پیشگوئی مرزا صاحب کی اور تھی جو پنڈت لیکھرام آریہ مصنف کے حق میں روحانی حربہ تھا جس کے متعلق اصل الفاظ یہ ہیں:

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی۔ واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔ اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی گئی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو اُن کی قضاوقدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جاویں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصے کے بعد فوت ہوگیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کردو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ عِجْلٌ جَسَدٌ لَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُوَارٌ لَّهُ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ یعنی صرف ایک بیجان گوسالہ ہے جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا اور اس کے بعد آج ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ رفروری ۱۹۰۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنے ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جاوے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے زیادہ اس سے کیا لکھوں۔"

(سراج منیر صفحہ ۱۱۲)

اس حربہ کا مطلب زیر خط فقرات میں ملاحظہ ہو کہ پنڈت لیکھرام پر خلاف عادت عذاب نازل ہو گا۔ اس وقت تین پیشگوئیاں (مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے نکاح اور ڈپٹی آتھم کی موت اور پنڈت لیکھرام پر خارق عادت عذاب کے متعلق ملک میں بہت مشہور تھیں۔ بہت سے لوگ ان کے انجام کے منتظر تھے چنانچہ مرزا صاحب نے خود انھیں کی طرف پبلک کو متوجہ کرنے کو اعلان شائع کیا جس کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بعض عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۵ر جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ مہینہ دن تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیاری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو۔ خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص ...... اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہرا دے۔ سو پیشینگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشینگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشینگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنے ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے۔ اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تاروز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے کے اور نکاح ثانی کے فوت ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پورے ہوجانے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہوجاوے اور ظاہر ہے کہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔"

(شہادۃ القرآن)

ان تینوں پیشگوئیوں (یا روحانی حربوں) پر مرزا صاحب کو ایسا یقین تھا کہ اردو تصنیفات کے علاوہ عربی کتاب میں بھی آپ نے ان کا بڑی چستی اور دلیری سے ذکر کیا (ملاحظہ ہو رسالہ کرامات الصادقین سرورق صفحہ ۳)

اب تو بیباک بالکل ان تینوں روحانی حربوں کی زد پر چشم براہ ہوگئی۔ ناظرین کے استحضار مطلب کے لئے ہم ان تینوں کی انتہائی تاریخ لکھتے ہیں:۔

مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری (شوہر منکوحہ کی) موت اس کی موت کے بعد مرزا صاحب کا نکاح	انتہائی تاریخ ان ٹل ۲۱ر اگست ۱۸۹۴ء
ڈپٹی عبداللہ آتھم (عیسائی مناظر)	" ۵ر ستمبر ۱۸۹۴ء
پنڈت لیکھرام آریہ مصنف	" ۲۰ر فروری ۱۸۹۹ء

مرزا سلطان محمد تو آج (جون ۱۹۲۳ء) تک بھی زندہ ہے اور مرزا صاحب ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئے۔ ڈپٹی آتھم بجائے ۵ر ستمبر ۱۸۹۴ء کے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوئے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اُن کے مرنے پر رسالہ "انجام آتھم" لکھا جس کے شروع میں لکھا ہے:

"مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے۔"

اس حساب سے ڈپٹی آتھم اپنی مقررہ میعاد پندرہ ماہ سے متجاوز ہو کر ایک سال پونے گیارہ ماہ تک زیادہ زندہ رہے تو مرزا صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا۔ گو آتھم پندرہ ماہ میں نہیں مرا۔ لیکن مرا تو سہی اس میں کیا حرج ہے میعاد کے بعد ہی دیکھو مر تو گیا۔ چنانچہ آپ کے اصلی الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے:

"اگر کسی کی نسبت یہ پیشینگوئی . . . کہ وہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہوجائے اور ناک اور تمام اعضا گر جاویں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیشینگوئی پوری نہیں ہوئی۔ نفس واقعہ پر نظر چاہیئے۔"

(حقیقۃ الوحی صہ ۱۸۵ حاشیہ)

اسی کی تائید میں دوسرے مقام پر لکھا ہے:

"ہمارے مخالفوں کو اس میں تو شک نہیں کہ آتھم مرگیا ہے جیسا کہ لیکھرام مرگیا اور جیسا کہ احمد بیگ مرگیا ہے لیکن اپنی بینائی سے کہتے ہیں کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا۔ اے نالائق قوم جو شخص خدا کی وعید کے موافق مرچکا اب اس کی میعاد غیر میعاد کی بحث کرنا کیا حاجت بھلا دکھاؤ کہ اب وہ کہاں اور کس شہر میں بیٹھا ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۶۲)

غرض اس پر فریقین سے کافی تحریرات شائع ہوتی رہیں۔ مفصل بحث بطریق مناظرہ ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" میں مذکور ہے۔

پہلی پیشگوئی متعلقہ موت مرزا سلطان محمد دراصل تمہید تھی۔ اصل پیشگوئی نکاح منکوحہ کے متعلق تھی اس لئے مسماۃ مذکورہ کا نکاح ہوگیا تو بھی مرزا صاحب کو مایوسی نہ تھی بلکہ بڑی مضبوطی اور استقلال سے امید کیا یقین کا اظہار کرتے تھے کہ مسماۃ مذکورہ میرے نکاح میں آوے گی۔ چنانچہ گورداسپور کی ججی میں ایک دیوانی مقدمہ میں مرزا صاحب پر اس کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے جو جواب دیا وہ قادیاں کے اخبار الحکم نے شائع کیا تھا، ہم بھی اسے نقل کرتے ہیں:

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیشگوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے جو خط بنام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی ہیں ہے وہ مبرا ہے اور سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہو گا جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا۔ اور سب کے ندامت میں سر نیچے ہونگے پیشگوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیشگوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جاویگی۔ اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بیاہ کے چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیشگوئی کی دوسری جزو پوری ہو گئی اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر پڑا جو پیشگوئی کا ایک جز تھا انھوں نے توبہ کی چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کو مہلت دی عورت اب تک زندہ ہے میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئیگی۔ امید کیسی یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں، ہو کر رہینگی"۔ (اخبار الحکم مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء)

رسالہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۲۳ پر اس نکاح کو تقدیر مبرم (قطعی قضاء الہی) لکھا ہے لیکن کتاب "حقیقت الوحی" میں لکھا ہے۔

"یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے، یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا"۔ (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۱۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بیان میں نکاح کی بھی امید تھی مگر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جب مرزا صاحب انتقال کر گئے تو ساری امیدیں منقطع ہو گئیں۔

نوٹ: اس پیشگوئی کے متعلق ہمارا ایک مستقل رسالہ ہے اس کا نام ہے "نکاح مرزا" جس میں مناظرانہ رنگ میں اس نکاح کی مفصل بحث ہے۔ قیمت

تیسری پیشگوئی پنڈت لیکھرام کے متعلق تھی جو بہت ہی مختصر ہے اس کے الفاظ یہ تھے:۔

"اگر اس شخص (لیکھرام) پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔"

(سراج منیر صفحہ ۱۲)

پنڈت لیکھرام کا واقعہ یوں ہوا کہ ایک نوجوان اس کے پاس آکر یوں گویا ہوا کہ میں ہندو سے مسلمان ہو گیا ہوں اب مجھ کو آریہ بنا لیجئے۔ پنڈت مذکور نے اس سے مانوس ہو کر چند روز تک اس کو اپنے پاس رکھا۔ آخر ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو قریب شام جب پنڈت لیکھرام اور وہ مکان میں لیٹے باتیں کر رہے تھے داؤ بچا کر اس نے پنڈت مذکور کے پیٹ میں چھری چبھا دی جس سے پنڈت لیکھرام فوراً مر گیا اور وہ چپکا سا چلتا بنا، اور آج تک نہ پکڑا گیا۔

اب اس واقعہ پر یہ بحث باقی ہے کہ آیا یہ واقعہ کوئی خارق عادت تھا یا روز مرہ کا معمولی یہ ایک مناظرانہ گفتگو ہے جس کے لئے یہ رسالہ موزون نہیں بلکہ وہی رسالہ "الہامات مرزا" اس کے لائق ہے۔

مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ

جن دنوں مرزا صاحب نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مباحثہ کیا تھا۔ انہی دنوں میں مولوی عبدالحق غزنوی مقیم امرتسر سے مباہلہ بھی کیا جس کی تفصیل یہ ہے:

مولوی صوفی عبدالحق غزنوی مرزا صاحب کے مقابلہ میں اشتہارات وغیرہ نکالا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ بات بڑھتے بڑھتے مباہلہ تک پہنچی جس کو آخر کار فریقین نے منظور کیا اِس سارے واقعہ کے بتلانے کے لیے یہاں ایک اشتہار نقل کیا جاتا ہے، جو ایام مباحثہ عیسائیان امرت سر میں مولوی عبدالحق مرحوم غزنوی نے شائع کیا تھا وہ درج ذیل ہے:

اطلاع عام برائے اہلِ اسلام

(از مولوی صوفی عبدالحق غزنوی مباہل مرزا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ میں مرزا کے مباہلہ کا مدت سے پیاسا ہوں اور تین برس سے اُس سے یہی درخواست ہے کہ اپنے کفریات پر جو تو نے اپنی کتابوں میں شائع کیے ہیں مجھ سے مباہلہ کر مگر چونکہ خاص کر ان دنوں میں وہ پادریوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے لڑتا ہے تو اس موقع پر میں نے اور ہمارے اور بھائی مسلمانوں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ مرزا سے اس موقع پر مباہلہ یا مباحثہ یا اور کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کی جاوے تاکہ وہ پادریوں کے مقابلہ میں کمزور نہ ہو جاوے لہٰذا مَیں نے یہ خط مسطورہ الذیل بتاریخ ۷ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ ارسال کیا کہ ہم کو آپ سے مباہلہ بدل و جان منظور ہے مگر تاریخ تبدیل کر دو۔ وہ خط یہ ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط مرزا غلام احمد قادیانی۔ السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ چونکہ آپ آجکل اسلام کی طرف سے مخالفین اسلام کے ساتھ مقابلہ کرتے ہو اور اہل اسلام کی مدد میں ہو۔ لہٰذا اس موقعہ پر کسی مسلمان کو آپ پر حملہ کرنا یا آپ کے ساتھ مقابلہ یا مباہلہ پیش آنا نہایت نامناسب اور بہت ہی خلاف مصلحت معلوم ہوتا ہے . . . .

اور اس امر کی عقل اور عرف اجازت نہیں دیتی کیونکہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کی ذلت اور بدنامی ہے۔ لہٰذا بہ تاریخ مقررہ آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے موقعہ ہے۔ اس تاریخ کا بدلنا ضروری ہے۔ ہم کو مباہلہ کرنا آپ سے بدل و جان منظور ہے۔ رسالہ موسوم بہ "سچائی کا اظہار" میں آپ لکھتے ہیں کہ عنقریب ایک جلسہ مباحثہ علمائے لاہور سے ۱۵ جون ۱۸۹۳ء تک ہونے والا ہے اس لئے ضرور ہے کہ مباہلہ اس مباحثہ کے بعد ہو جبکہ آپ اسلام کے مقابلہ پر ہوں۔ نیز آپ کا لیکچر اس موقعہ پر ہمیں بالکل منظور نہیں کیونکہ جب آپ اپنی صفائی ظاہر کریں گے تو ہم بھی آپ کی تردید کریں گے۔ پھر تو مباحثہ ہوا نہ مباہلہ، یہ بحثوں کے جھگڑے تو ختم ہونے والے نہیں مقام مباہلہ میں فقط فریقین یہی دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت کرے۔ فقط اس کا جواب بدست حاملان رقعہ ہذا بھیجدیں۔

راقم عبدالحق غزنوی بقلم خود۔ ۷ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ۔

میرے خط کا جواب جو مرزا صاحب نے بھیجا وہ بھی بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی از طرف عاجز عبداللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و ایدہٗ میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسب درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجّال لکھا ہے مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے اور میرے امرتسر میں آنے کے لئے دو ہی غرضیں تھیں۔ ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ سے مباہلہ۔ میں بعد استخارہ مسنونہ انہیں دو غرضوں کے لئے معہ اپنے قبائل کے آیا ہوں اور جماعت کثیر دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ہے ساتھ لایا ہوں اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں اور متخلف پر لعنت بھیج چکا ہوں۔ اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے میں تو حسب وعدہ میدان مباہلہ یعنی عیدگاہ میں حاضر ہو جاؤنگا۔ خدا تعالیٰ کاذب اور کافر کو ہلاک کرے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا یہ بھی واضح رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مَیں ۱۵ رجون ۱۸۹۳ء کے مباحثہ میں نہیں جاؤنگا بلکہ میری طرف سے اخویم حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب یا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بحث کے لئے جاویں گے ہاں یہ مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں صرف یہ دعا ہوگی کہ مَیں مسلمان اور اللہ رسول کا متبع ہوں۔ اگر مَیں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور آپ کی طرف سے یہ دعا ہوگی کہ یہ شخص درحقیقت کافر اور کذاب اور دجّال اور مفتری ہے اور اگر مَیں اس بات میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور اگر یہ الفاظ میری دُعا کے آپ کی نظر میں ناکافی ہوں جو آپ تقویٰ کی راہ سے لکھیں کہ دُعا کے وقت یہ کہا جائے وہی لکھ دُونگا مگر اب ہرگز ہرگز تاریخ مباہلہ تبدیل نہیں ہوگی لعنۃ اللہ علی من تخلف منا وما حضر فی ذلک التاریخ والیوم والوقت والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

خاکسار غلام احمد از امرت سر (ہفتم ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ)

غرض یہ ہے کہ اب مَیں بری الذمہ ہوگیا ہوں اور مجھ پر کسی قسم کی ملامت نہیں کیونکہ مَیں نے تاریخ کا بدلنا تو اس سبب سے چاہا تھا کہ اگرچہ میں اور دیگر مسلمان مرزا کو کیسا ہی گمراہ سمجھیں مگر جب وہ اسلام کی طرف سے لڑتا ہے تو ہم سب کو بجائے بددعا کے دعا اور مدد دینی چاہیئے مگر مرزا نے وہ تاریخ یعنے دہم ذی قعدہ نہیں بدلی۔ اب میں بھی اس وقت معینہ پر کہ دہم ذی قعدہ ۱۰ ھ بوقت دو بجے دن کے اپنا حاضر ہونا مباہلہ کے واسطے مقام مباہلہ میں فرض سمجھتا ہوں اور وہاں جاکر لیکچر یا وعظ یا اظہار صفائی طرفین سے مطلق نہوگا جیسا کہ اس نے اپنے خط میں وعدہ کر لیا ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کرونگا"

مقام عیدگاہ میں مباہلہ اس طریق پر بدیں الفاظ ہوگا:۔

"میں یعنے عبدالحق ۳ بار باآواز بلند کہونگا کہ" یا اللہ میں مرزا کو ضال مضل ملحد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال۔ کذاب۔ مفتری۔ محرف۔ کلام اللہ تعالیٰ واحادیث رسول اللہ سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر تو نے آج تک نہ کی ہو"

مرزا تین دفعہ باآواز بلند کہے "یا اللہ اگر میں ضال و مضل و ملحد دجال و کذاب و مفتری و محرف کتاب اللہ و احادیث رسول اللہ صلعم ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر تو نے آجتک نہ کی ہو"

بعدہٗ روبقبلہ ہو کر دیر تک ابتہال و عاجزی کریں گے کہ یا اللہ جھوٹے کو اور رسوا کر اور سب حاضرین مجلس آمین کہیں گے۔

المشتہر: عبدالحق غزنوی از امرتسر پنجاب۔ مورخہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ مطابق جون ۱۸۹۱ء۔

اس اشتہار کے مطابق عیدگاہ امرتسر میں دونوں صاحبوں کا مباہلہ ہوا اور دونوں فریق امن وامان سے واپس آگئے۔

نتیجہ اس مباہلہ کا یہ ہوا کہ اس سے ایک سال تین ماہ بعد جب ڈپٹی آتھم والی پیشینگوئی کی میعاد پوری ہوگئی اور آتھم کی وفات نہ ہوئی اور چاروں طرف سے مرزا صاحب پر پھٹکار ہوئی تو مولوی عبدالحق غزنوی نے ایک اشتہار دیا۔ جس کا عنوان تھا "اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی بر غلام احمد قادیانی۔ اس اشتہار میں غزنوی مباہل نے مرزا صاحب کی ناکامی اور بدنامی اور رسوائی کو اپنے مباہلہ کا نتیجہ قرار دیا اور سند میں مرزا صاحب کے ایک رسالہ "حجت الاسلام" کا حوالہ دیا جس میں مرزا صاحب نے عیسائیوں کے جواب میں لکھا تھا۔

"میری سچائی کے لئے یہ ضروری ہے کہ میری طرف سے بعد مباہلہ ایک سال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو اور اگر نشان ظاہر نہ ہو تو پھر میں خدا تعالیٰ کی طرف نہیں ہوں" (صفحہ ۵ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیاں)

مرزا صاحب نے اس کے جواب میں کہا کہ یہ غلط ہے کہ میرا نشان ظاہر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا بلکہ میرے کئی ایک نشان ظاہر ہوئے مباہلہ کے بعد میری ترقی ہوئی، مریدین زیادہ ہوئے امداد نقدی زیادہ آئی وغیرہ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۰)

آخری نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب اپنے مباہل کی موجودگی میں ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو فوت ہو گئے اور مولوی عبد الحق غزنوی مرزا صاحب سے کئی سال بعد ۲۳ رجب ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۶ رمئی ۱۹۱۷ء کو یعنے پورے ۹ سال بعد فوت ہوئے۔

مولانا شمس العلماء سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

پہلے لکھا گیا ہے کہ سب سے اوّل مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزا صاحب کی مخالفت پر کمر باندھی۔ مگر مرزا صاحب نے دیکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب گو بڑے نامور علماء میں سے ہیں۔ لیکن ان سے بھی اوپر جو ہے اس سے ٹاکرہ کرنا چاہیئے چنانچہ آپ دہلی تشریف لے گئے اور وہاں جا کر مولانا سید محمد نذیر حسین (المعروف حضرت میاں صاحب) کو جو تمام ہندوستان میں کیا بحیثیت علمی وجاہت اور کیا بلحاظ عمر سب سے بڑے تھے مخاطب کر کے چند اشتہار دیئے جن میں سے ایک درج ذیل ہے:

اشتہار بمقابلہ مولوی سید نذیر حسین صاحب سرگروہ اہلحدیث

مشتہرہ مرزا صاحب:

چونکہ مولوی سید نذیر حسین صاحب نے جو کہ موحدین کے سرگروہ ہیں اس عاجز کو بوجہ اعتقاد وفات مسیح ابن مریم ملحد قرار دیا ہے اور عوام کو سخت شکوک وشبہات میں ڈالنا چاہا ہے اور حق یہ ہے کہ وہ آپ ہی اعتقاد حیات مسیح میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں اول اہلحدیث کا دعویٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے اپنے بھائیوں حنفیوں[1] کو بدعتی قرار دیا اور امام بزرگ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر یہ الزام لگایا کہ ان کو حدیثیں نہیں ملی تھیں اور وہ اکثر احادیث نبویہ سے بے خبر ہی رہے تھے اور اب باوجود دعوئے اتباع قرآن اور حدیث کے حضرت مسیح ابن مریم کی حیات کے قائل ہیں۔ و ہذا اعجب العجائب اگر کوئی عوام میں سے ایسا کہتا، اور خلاف قال اللہ قال الرسول دعوے کرتا تو یہ کچھ افسوس کی جگہ نہیں تھی لیکن یہی لوگ جو دن رات درس قرآن اور حدیث جاری رکھتے ہیں اگر ایسا بے اصل دعوے کریں تو ان کی علمیت اور قرآن دانی اور حدیث دانی پر سخت افسوس آتا ہے یہ بات کسی متنفس پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ باآواز بلند پکار رہی ہیں کہ فی الواقع حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں مگر جن لوگوں کو عاقبت کا اندیشہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کا خوف نہیں وہ تعصب کو مضبوط پکڑ کر قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈالتے ہیں خدا تعالیٰ اس اُمّت پر رحم کرے لوگوں نے کیسے قرآن اور حدیث کو چھوڑ دیا ہے اور اس عاجز نے اشتہار ۲- اکتوبر ۱۸۹۱ء میں حضرت مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب کا نام بھی درج کیا تھا مگر عندالملاقات اور باہم گفتگو کرنے سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب موصوف ایک گوشہ گزین آدمی ہیں اور ایسے جلسوں سے جن میں عوام کے نفاق و شقاق کا اندیشہ ہے طبعاً کارہ ہیں اور اپنے کام تفسیر قرآن کریم میں مشغول ہیں اور شرائط اشتہار کے پورے کرنے مجبور ہیں کیونکہ گوشہ گزین ہیں۔ حکام سے میل ملاقات نہیں رکھتے اور بباعث درویشانہ صفت کے ایسی ملاقاتوں سے کراہیت بھی رکھتے ہیں لیکن مولوی نذیر حسین صاحب اور ان کے شاگرد بٹالوی صاحب جواب دہلی میں موجود ہیں ان کاموں میں اوّل درجہ کا جوش رکھتے ہیں۔ لہٰذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر ہر دو مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھنے میں حق پر ہیں اور قرآن کریم اور احادیث صحیحہ

---

[1] حنفیوں کو بھڑکانے کی اچھی تجویز نکالی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ (مصنف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس کی زندگی ثابت کر سکتے ہیں تو میرے ساتھ بپابندی شرائط مندرجہ اشتہار ۲ راکتوبر ۱۸۹۱ء بالاتفاق بحث کرلیں اور اگر انھوں نے بقبول شرائط اشتہار ۲ راکتوبر ۱۸۹۱ء بحث کے لئے مستعدی ظاہر نہ کی اور پوچ اور بے اصل بہانوں سے ٹال دیا تو سمجھا جائیگا کہ انھوں نے مسیح ابن مریم کی وفات کو قبول کرلیا۔ بحث میں امر تنقیح طلب یہ ہوگا کہ آیا قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جس کو انجیل ملی تھی اب تک آسمان پر زندہ ہے اور آخری زمانے میں آئے گا یا یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت فوت ہو چکا ہے اور اس کے نام پر کوئی دوسرا اسی امت میں سے آئے گا اگر یہ ثابت ہو جائیگا کہ وہ مسیح ابن مریم زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہے تو یہ عاجز دوسرے دعوے سے خود دست بردار ہو جائے گا ورنہ بحالت ثانی بعد اس اقرار کے لکھانے کے درحقیقت اسی اُمّت میں سے مسیح ابن مریم کے نام پر کوئی اور آنے والا ہے یہ عاجز اپنے مسیح موعود ہونے کا ثبوت دے گا۔ اور اگر اس اشتہار کا جواب ایک ہفتہ تک مولوی صاحب کی طرف سے شائع نہ ہوا تو سمجھا جائے گا کہ انھوں نے گریز کی اور حق کے طالب علموں کو محض نصیحتاً کہا جاتا ہے کہ میری کتاب ازالہ اوہام کو خود غور سے دیکھیں اور ان مولوی صاحبوں کی باتوں پر نہ جاویں ساٹھ جزو کی کتاب ہے اور یقیناً سمجھو کہ معارف اور دلائل یقینیہ کا اس میں ایک دریا بہتا ہے۔ صرف ۳ سے رقیمت ہے۔ اور واضح ہو کہ درخواست مولوی سید نذیر حسین صاحب کی مسیح موعود ہونے کا ثبوت دینا چاہیئے اور اس میں بحث ہونی چاہیئے بالکل تحکم اور خلاف طریق انصاف اور حق جوئی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ مسیح موعود ہونے کا اثبات آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہوگا اور آسمانی نشانوں کو بجز اس کے کون مان سکتا ہے کہ اوّل اس شخص کی نسبت جو کوئی آسمانی نشان دکھا دے۔ یہ اطمینان ہو جاوے کہ وہ خلاف قال اللہ وقال الرسول کوئی اعتقاد نہیں رکھتا ورنہ ایسے شخص کی نسبت جو مخالف قرآن اور حدیث کوئی اعتقاد رکھتا ہے ولایت کا گمان ہرگز نہیں کرسکتے بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے اور اگر وہ کوئی نشان بھی دکھاوے تو وہ نشان کرامت متصور نہیں ہوتا بلکہ اس کو استدراج کہا جاتا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اپنے لمبے اشتہار میں جو لدھیانہ میں چھپوایا تھا اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ سب سے پہلے بحث کے لائق وہی امر ہے جس سے یہ ثابت ہو جاوے کہ قرآن اور حدیث اس دعوے کے مخالف ہیں اور وہ امر مسیح ابن مریم کی وفات کا مسئلہ ہے کیونکہ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر درحقیقت قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ہی ثابت ہوتی تو اس صورت میں پھر اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعوے پر ایک نشان کیا بلکہ لاکھ نشان بھی دکھادے تب بھی وہ نشان قبول کرنے کے لائق نہیں ہوں گے۔ کیونکہ قرآن ان کے مخالف شہادت دیتا ہے غایت کار وہ استدراج سمجھے جاویں گے لہٰذا سب سے اوّل بحث جو ضروری ہے مسیح ابن مریم کی وفات یا حیات کی بحث ہے جس کا طے ہو جانا ضروری ہے کیونکہ مخالف قرآن و حدیث کے نشانوں کا ماننا مومن کا کام نہیں ہاں ان نادانوں کا کام ہے جو قرآن اور حدیث سے کچھ غرض نہیں رکھتے۔ فاتقو اللّٰہ ایھا العلماء والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

المشتھر: مرزا غلام احمد از دہلی بازار بلیماراں۔ کوٹھی نواب لوہارو۔ ۶ر اکتوبر ۱۸۹۱ء

نتیجہ اس چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت میاں صاحب مرحوم (مولانا نذیر حسین) کے شاگرد جو بڑے بڑے نامور علما تھے دہلی میں جمع ہو گئے۔ پنجاب سے مولوی محمد حسین صاحب وغیرہ پہنچ بھی چکے تھے۔ بھوپال سے مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم بھی پہنچ گئے اور اچھا خاصہ ایک مجمع علماء بن گیا۔ جامع مسجد میں مقابلہ کی ٹھہری مگر مرزا صاحب نے اس میں خیریت اور مصلحت نہ دیکھی۔ اس لئے علیحدہ مکان پر گفتگو ہونی قرار پائی۔ چونکہ مرزا صاحب اپنا اختلافی مسئلہ صرف حیات و وفات مسیح کو کہتے تھے اس لئے یہی مسئلہ زیر بحث آیا۔ مولوی محمد بشیر صاحب حیات مسیح کے مدعی بنے اور آپ نے آیت اِنۡ مِّنۡ اَھۡلِ الۡکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پد قبل موتہ سے استدلال کیا یہ مباحثہ رسالہ کی صورت میں انہی دنوں چھپا تھا جس کا نام ہے "الحق الصریح فی اثبات حیوٰۃ المسیح" اس مباحثہ کی مجمل کیفیت اسی رسالہ میں یوں مرقوم ہے :

جناب مولوی محمد بشیر صاحب مناظر خود فرماتے ہیں :

"امابعد یہ کیفیت ہے اُس مناظرہ کی جو میرے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت کے درمیان میں بمقام دہلی واقع ہوا۔ مرزا صاحب نے دہلی میں آکر دو اشتہار، ایک مطبوعہ دوم اکتوبر ۱۸۹۱ء دوسرا مطبوعہ ششم اکتوبر سنہ صدر بمقابلہ جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مداللہ ظلہم العالی کے شائع کئے اور طالب مناظرہ ہوئے وہ دونوں اشتہار خاکسار کے بھی دیکھنے میں آئے خاکسار نے محض بنظر نصرتِ دین وسنت وازالہ الحاد وبدعت قصد مناظرہ مصمم کرکے جواب اشتہار مرزا صاحب کے پاس بوساطت جناب حاجی محمد احمد صاحب دہلوی کے بھیجا اور اس جواب میں مرزا صاحب کے سب شروط کو تسلیم کرکے صرف شرط ثالث میں قدرے ترمیم چاہی۔ مرزا صاحب نے بھی اس ترمیم کو قبول کیا۔ بعد ترمیم کے یہ تین شرطیں قرار پائیں۔ اول یہ کہ امن قائم رہنے کے لئے سرکاری انتظام ہو۔ دوسرے یہ کہ فریقین کی بحث تحریری ہو۔ ہر ایک فریق مجلس بحث میں سوال لکھ کر اور اُس پہ اپنے دستخط کرکے پیش کرے اور ایسا ہی فریق ثانی جواب لکھ کر دے تیسرے یہ کہ اول بحث حیات مسیح علیہ السلام میں ہو۔ اگر حیات ثابت ہو جاوے تو مرزا صاحب مسیح موعود ہونے کا دعوٰے خود چھوڑ دیں گے اور اگر وفات ثابت ہو تو مرزا صاحب کا اصل دعوٰے یعنی عدم نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام اور مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت نہ ہوگا پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول اور مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں بحث کی جاوے گی اور جو شخص طرفین میں سے ترک بحث کرے گا اس کا گریز سمجھا جاویگا جب تصفیہ شروط کا ہوگیا تو جناب حاجی محمد احمد صاحب نے حسب ایماء مرزا صاحب کے خاکسار کو طلب کیا۔ چنانچہ شب شانزدہم ربیع اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۰۹ھ کو میں بھوپال سے روانہ ہو کر روز سہ شنبہ تاریخ شانزدہم ماہ مذکور قریب نو اخت چہار ساعت کے دہلی میں داخل ہوا اور مرزا صاحب کو اطلاع اپنے آنے کی دی تو مرزا صاحب نے مختلف رقعوں کے ذریعہ سے شروط میں تبدیل فرمائی کہ حیات مسیح علیہ السلام کا ثبوت آپ کو دینا ہو گا۔ بحث اس عاجز کے مکان پر ہو۔ جلسہ عام نہیں ہو گا۔ صرف دس آدمی تک جو معزز خاص ہوں آپ ساتھ لا سکتے ہیں مگر شیخ بٹالوی (یعنی مولوی محمد حسین صاحب) اور مولوی عبدالمجید ساتھ نہ ہوں۔ پرچوں کی تعداد پانچ سے زیادہ نہ ہو اور پہلا پرچہ آپ کا ہو۔ انتہی ان شروط کا قبول کرنا نہ تو خاکسار پر لازم تھا اور نہ میرے احباب کی رائے ان کے تسلیم کرنے کی تھی مگر محض اس خیال سے کہ مرزا صاحب کو کوئی حیلہ مناظرہ سے گریز کا نہ ملے۔ یہ سب باتیں منظور کی گئیں بعد اس کے تاریخ نوزدہم ربیع الاول روز جمعہ بعد نماز جمعہ مناظرہ شروع ہوا خاکسار نے ان کے مکان پر جا کر مجلس بحث میں پانچ ادلہ حیات مسیح کے لکھ کر حاضرین کو سنا دیئے اور دستخط اپنے کر کے مرزا صاحب کو دے دیئے۔ مرزا صاحب نے مجلس بحث میں جواب لکھنے سے عذر کیا۔ ہر چند جناب حاجی محمد احمد صاحب وغیرہ نے ان کو الزام نقض عہد و مخالفت شروط کا دیا مگر مرزا صاحب نے نہ مانا اور یہ کہا کہ میں جواب لکھ رکھونگا آپ لوگ کل دس بجے آئیے۔ ہم لوگ دوسرے روز دس بجے گئے۔

مرزا صاحب مکان کے اندر تھے اطلاع دی گئی تو مرزا صاحب باہر نہ آئے اور کہلا بھیجا کہ ابھی جواب تیار نہیں ہوا۔ جس وقت تیار ہو گا آپ کو بلا لیا جائیگا پھر غالباً دو بجے کے بعد ہم لوگوں کو بلا کر جواب سنایا اور یہ کہا کہ اب مجلس بحث میں جواب لکھنے کی ضرورت نہیں آپ مکان پر لے جاویں۔ چنانچہ میں اس تحریر کو مکان پر لے آیا۔ اسی طرح ۶ روز تک سلسلہ مباحثہ جاری رہا۔ چھٹے روز کہ تین پرچے میرے ہو چکے تھے اور تین پرچے مرزا صاحب کے۔ مرزا صاحب نے پہلی ہی بحث کو ناتمام چھوڑ کر مباحثہ قطع کیا اور یہ ظاہر کیا کہ اب مجھے زیادہ قیام کی گنجائش نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور زبانی فرمایا کہ میرے خسر بیمار ہیں اس وقت ایک مضمون جو پہلے سے بنظرِ احتیاط لکھ رہا تھا اور وہ متضمن تھا اس امر پر کہ مرزا صاحب کی جانب سے نقض عہد و مخالفت ہوئی مرزا صاحب کی موجودگی میں سب حاضرین جلسہ کو سُنا دیا گیا۔ حاضرین جلسہ مرزا صاحب کو الزام دیتے تھے مگر مرزا صاحب نے ایک نہ سُنی۔ اسی روز تہیہ سفر کر کے شب کو دہلی سے تشریف لے گئے۔ مرزا صاحب کے یہ افعال اوّل دلیل ہیں اس پر کہ ان کے پاس اصل مسئلہ یعنی ان کے مسیح موعود ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ اصل بحث کے لئے دو سدّیں انہوں نے بنا رکھی ہیں۔ ایک[1] بحث حیات و وفات مسیح علیہ السلام۔ دوسرے[2] نزول عیسیٰ علیہ السلام۔ جب دیکھا کہ ایک سدّ جو ان کے زعم میں بڑی راسخ تھی ٹوٹنے کے قریب ہے۔ اس کے بعد دوسری سدّ کی جو ضعیف ہے نوبت پہنچے گی۔ پھر اصل قلعہ پر حملہ ہوگا وہاں کچھ ہے ہی نہیں تو قلعی کھل جاوے گی اس لئے فرار مناسب سمجھا۔ بعد انقطاع مباحثہ اور چلے جانے مرزا صاحب کے احقر دو روز دہلی میں متوقف رہ کر روز شنبہ کو ڈاک گاڑی میں روانہ بھوپال ہوا (رسالہ الحق الصریح صہ ۲)

پیر مہر علی شاہ صاحب

ایک وقت مرزا صاحب کی توجہ پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی کی طرف ہوگئی۔ فریقین نے اس مضمون پر کتابیں لکھیں آخر مرزا صاحب نے بذریعہ اشتہار اُن کو للکارا کہ:

> میرے مقابل سات گھنٹہ زانو بزانو بیٹھ کر چالیس آیات قرآنی کی عربی میں تفسیر لکھیں جو بتقطیع کلاں بیس ورق سے کم نہ ہو۔ پھر جس کی تفسیر عمدہ ہوگی وہ مؤید من اللہ سمجھا جاویگا لیکن اس مقابلہ کے لئے پیر (مہر علی شاہ صاحب) موصوف کی شمولیت یا ان کی طرف سے چالیس علماء کا پیش کردہ مجمع ضروری ہے اس سے کم ہوں گے تو مقابلہ نہ ہوگا۔

[illegible]

[1] مندرجہ در تبلیغ رسالت ص ۷۳-۷۷ ج ۹ (ح،ح)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دعوت کے مطابق پیر گولڑہ صاحب بغرض مقابلہ اگست ۱۹۰۰ء کو بمقام لاہور پہنچ گئے لیکن پیر صاحب نے چالیس علماء کی شرط کو فضول سمجھا اور مقابلہ تفسیر نویسی کے لئے بذات خود پیش ہوئے مگر مرزا صاحب تشریف نہ لائے بلکہ قادیاں سے ایک اشتہار بھیج دیا کہ پیر صاحب گولڑہ مقابلہ سے بھاگ گئے۔

عجیب نظارہ

جس روز پیر صاحب گولڑہ لاہور میں آئے بغرض امداد حق اِرد گرد سے علماء اور غیر علماء بھی وارد لاہور ہوتے تھے۔ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور خاکسار وغیرہ بھی شریک تھے۔ قرار پایا تھا کہ جامع مسجد لاہور میں صبح کے وقت جلسہ ہوگا۔ پیر صاحب مع شائقین مسجد موصوف کو جا رہے تھے۔ راستے میں بڑے بڑے موٹے حرفوں میں لکھے ہوئے اشتہار دیواروں پر چسپاں تھے جن کی سُرخی یوں تھی:

"پیر مہر علی کا فرار"

جو لوگ پیر صاحب کو لاہور میں دیکھ کر یہ اشتہار پڑھتے وہ بزبانِ حال کہتے: "اینچہ مے بینیم بہ بیداری ست یارب یا بخواب"

سہ سالہ میعادی پیشگوئی

مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں کا رُخ پھیرنے کو ایک اشتہار دیا جس میں لکھا کہ ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۲ء کی سہ سالہ میعاد میں میرے لئے فیصلہ کن نشان ظاہر نہ ہوا تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں۔

اس اشتہار کا عنوان یہ ہے:

"اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے ایک دُعا اور حضرت عزّت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست"

مشتہرہ مرزا صاحب

وہ اشتہار درج ذیل ہے۔ خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے لکھا ہے:

"مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے پس اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جاویں گے۔ میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور بے دین اور پلید اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا" اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پہ لگائے جاتے ہیں + + + اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچّا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر اور کاذب نہیں ہوں تو ان تین سالوں میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جاویں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو + میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔ اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلح کاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور ان کی طرف جو تیری طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھکتے ہیں، جھکتا ہے۔اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو اور میں کسی مخالف کو اس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ اُن کو کسی مقابلہ کے لئے بُلاتا ہوں ۔یہ میری دعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں ہے ۔میری روح گواہی دیتی ہے کہ تو صادق کو ضائع نہیں کرتا اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا اور وہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی طرح تحدی کرتے ہیں اور ان کی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ راستباز نبیوں کی وہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبوت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں بلکہ تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں ۔تیری نصرت اور تائید اور تیرا فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے آمین ثم آمین ۔[1]

المشتھر :مرزا غلام احمد از قادیاں ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

اس اعلان کے مطابق سارا ملک منتظر تھا ۔مگر نتیجہ وہی برآمد ہوا جو اس شعر میں ہے ؎

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب ہے یہ آرزو کہ کبھی آرزو نہ ہو

دعوےٰ نبوّت

ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ مرزا صاحب کے مخالف ابتداء ہی سے بدگمان تھے کہ آپ نبوّت کے مدعی ہوں گے ۔چنانچہ وہی ہوا کہ مرزا صاحب نے دبی زبان

[1] مندرجہ در تبلیغ رسالت ص ۸۷، ۸۸، ج ۸ (ع ۔ ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دعوےٰ نبوت کیا۔ آپ کے مریدوں پر مخالفین نے اعتراضات کرنے شروع کئے اور وہ اپنی پہلی اسلامی تعلیم کے اثر سے انکار کرنے لگے تو مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا جس کا نام ہے "ایک غلطی کا ازالہ" جو درج ذیل ہے :۔

ایک غلطی کا ازالہ

مشتہرہ مرزا صاحب

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوتے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں دیکھو براہین صفحہ ۵۰۴۔ پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے۔" دنیا میں ایک نذیر آیا اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانے میں اُتارتے ہیں، اور پھر اس حالت میں اُن کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا۔ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی، پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں، کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اس کے جلال کے لئے اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ محمدؐ کی نبوت آخر محمدؐ کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو پس یہ آیت کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ:

لیس محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ غرض میری نبوت اور رسال عتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے۔ اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا۔ لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔ لیکن عیسیٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا ++ + اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے، صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدیٰ سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا ×× اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی تنزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمدؐ ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمدؐ تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا، نہ اور کوئی" جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوت محمدیہؐ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ××× غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مُہر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی مُہر ٹوٹ جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجاویں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اور انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ انہی کی صورت اور انہی کا نقش ہے لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے ×× پس جو شخص میرے پر شرارت سے الزام لگاتا ہے جو دعویٰ نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہی اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمدؐ اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمدؐ کی چیز محمدؐ کے پاس ہی رہی۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء)

اس اشتہار میں مرزا صاحب نے نبوت کی دو قسمیں کی ہیں۔ ایک بلاواسطہ دوم بالواسطہ۔ اور اپنے لئے فرمایا کہ میں بواسطہ نبوت محمدیہؐ نبی ہوں مطلب یہ کہ میری نبوت کا ذریعہ پہلے نبیوں کے ذریعہ سے الگ ہے مگر مقصود میں سب برابر ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اسی مضمون کو دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:

"ایک اور نادانی یہ ہے کہ (میرے مخالف) جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے حالانکہ یہ انکار سراسر افتراء ہے بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کی رُو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعوےٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

اس قسم کے بہت سے حوالجات ہیں جن میں مرزا صاحب نے نبوّت کا صاف صاف دعوےٰ کیا ہے مگر بواسطہ نبوت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ لیکن بعد حصول نبوت دوسرے نبیوں سے کسی طرح کم نہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب پٹیالوی

ڈاکٹر صاحب موصوف عرصہ بیس سال تک مرزا صاحب کے مرید رہے آخر اُن سے علیحدہ ہوئے اور مرزا صاحب کے برخلاف قدم اُٹھایا بلکہ دعوےٰ الہام سے بھی مقابلہ کی ٹھہری۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنا آخری الہام مرزا صاحب کی موت کے متعلق شائع کیا۔ جس کا ذکر مرزا صاحب نے مع جواب خود ان لفظوں میں کیا ہے جو درج ذیل ہیں:۔

"ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور اُن کا نام ونشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خاں ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا اور یہ اس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا پھر ایک

www.KitaboSunnat.com

نصیحت کی وجہ سے جو مَیں نے محض للہ اس کو کی تھی مرتد ہو گیا نصیحت یہ تھی کہ اُس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجات ہو سکتی ہے گو کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔ چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف اس لئے مَیں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر مَیں نے اس کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا[1]۔ تب اس نے یہ پیشگوئی کی کہ مَیں اُس کی زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پہ مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاویگا اور خدا اس کو ہلاک کریگا اور مَیں اس پر اس کے شر سے محفوظ رہونگا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اُس کی مدد کریگا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱)

اس مقابلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب کی بتائی ہوئی مدت کے اندر اندر ہی (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) کو فوت ہو گئے اور ڈاکٹر صاحب آج (۲۱ جون ۱۹۲۳ء) تک زندہ ہیں۔ آیندہ اللہ اعلم۔

دعویٰ الوہیت دعوے نبوت کے متعلق مرزا صاحب کے الفاظ پہلے سنائے گئے ہیں یہاں دعویٰ الوہیت کا بیان ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:-

رائیتنی فی المنام عین اللّٰہ وتیقنت اننی ھو + فخلقت السمٰوٰت والارض + وقلت انا زینا السماء الدنیا بمصابیح (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴، ۵۶۵)

"مَیں نے نیند میں اپنے آپ کو ہو بہو اللہ دیکھا اور مَیں نے یقین کر لیا کہ مَیں وہی اللہ ہوں۔ پھر مَیں نے آسمان اور زمین بنائے اور مَیں نے کہا کہ ہم نے آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجایا ہے۔"

ہم واقعات مرزا لکھ رہے ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم مرزا صاحب کے اصل الفاظ نقل کر دیں ان کے متعلق اُن کے معتقدین کی تاویلات یا تحریفات کے ہم ذمہ دار نہیں۔

محتسب را درون خانہ چہ کار

[1] حالانکہ یہی مذہب خانصاحب میاں محمد علی خاں رئیس مالیر کوٹلہ داماد مرزا صاحب قادیانی کا ہے پھر نہیں معلوم ڈاکٹر صاحب تو خارج اور مرتد ہوں اور خانصاحب داماد۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی نظرِ عنایت خاکسار پر

۵

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید۔ قرعۂ فال بنامِ من دیوانہ زدند

جس طرح مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے ہیں (براہین احمدیہ تک اور اس سے بعد) اسی طرح مرزا صاحب سے میرے تعلق کے بھی دو حصے ہیں براہین احمدیہ تک اور براہین سے بعد۔ براہین تک میں مرزا صاحب سے حسنِ ظن رکھتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷ ـ ۱۸ سال کی تھی میں بشوقِ زیارت بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیاں گیا۔ ان دنوں مرزا صاحب ایک معمولی مصنف کی حیثیت میں تھے مگر باوجود شوق اور محبت کے میں نے وہاں دیکھا مجھے خوب یاد ہے کہ میرے دل میں جو اُن کی بابت خیالات تھے وہ پہلی ملاقات میں مبدّل ہو گئے جس کی صورت یہ ہوئی کہ میں اُن کے مکان پر دھوپ میں بیٹھا تھا وہ آئے اور آتے ہی بغیر اس کے کہ السلام علیکم کہیں یہ کہا تم کہاں سے آئے ہو، کیا کام کرتے ہو۔ میں ایک طالب علم علما کا صحبت یافتہ اتنا جانتا تھا کہ آتے ہوئے السلام علیکم کہنا سنت ہے فوراً میرے دل میں آیا کہ انھوں نے مسنون طریق کی پرواہ نہیں کی کیا وجہ ہے مگر چونکہ حسنِ ظن غالب تھا اس لئے یہ وسوسہ دب کر رہ گیا۔

جن دنوں آپ نے مسیحیت موعودہ کا دعویٰ کیا۔ میں ابھی تحصیل علم سے فارغ نہیں ہوا تھا۔ آخر بعد فراغت میں آیا تو مرزا صاحب کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ دل میں تڑپ تھی استخارے کیے، دُعائیں مانگیں خواب دیکھے جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب نے مجھے اپنے مخالفوں میں سمجھ کر مجھ کو قادیاں میں پہنچکر گفتگو کرنے کی دعوت دی جس دعوت کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مولوی ثناء اللہ اگر سچے ہیں تو قادیاں میں آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹی تو ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۱۱)

یہ بھی لکھا:

"یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے اور دربدر گدائی کرنے سے نجات ہو گی بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت اُن کے سامنے پیش کر دینگے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی دیتے جاویں گے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لوں گا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا وہ سب اُن کی نذر ہو گا۔ جس حالت میں دو دو آنہ کے لئے وہ دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن اور وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے۔ ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا اُن کے لئے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں قادیاں میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اس لاف و گزاف پر جو انھوں نے موضع مد میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بےحیائی سے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ مگر اہوں نے بغیر علم اور پوری تحقیق کے عام لوگوں کے سامنے تکذیب کی کیا یہی ایمانداری ہے وہ انسان کتوں سے بدتر ہوتا ہے جو بے وجہ بھونکتا ہے اور وہ زندگی لعنتی ہے جو بےشرمی سے گذرتی ہے۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۲۳)

پھر یہ بھی لکھا:

"واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعے سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے۔ (۱) وہ قادیاں میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں

لہ محض جھوٹ مرزا صاحب کا کوئی مرید ثابت کرے تو ایک ہزار روپیہ انعام (مصنف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنی قلم سے تصدیق کرنا اُن کے لئے موت ہوگی۔

(۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے اور سب سے پہلے اس اُردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر اُن کی رُوسیاہی ثابت ہو جائے گی۔" (صفحہ ۳۷)

انجام اس کا یہ ہوا کہ میں نے ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۲۰ ہجری کو قادیان پہنچکر مرزا صاحب کو اطلاعی خط لکھا جو درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان خاکسار آپ کی حسبِ دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱، ۱۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے جناب کی دعوت قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا، ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا۔ میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں۔ چونکہ آپ (بقولِ خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لئے خصوصاً ہے اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے اور حسبِ وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع میں آپ کی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلا کر اسی عہدۂ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں۔ (راقم ابوالوفا ثناء اللہ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

مرزا صاحب نے اس کا جواب دیا:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ط

از طرف عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و اید بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب آپ کا رقعہ پہنچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک و شبہات پیشگوئیوں کی نسبت یا اُن کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعوے سے تعلق رکھتے ہوں رفع کرادیں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ اور اگرچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کئی سال ہو گئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہیں کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانہ کلمات سننے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دُور کرنے کے لئے تیار ہوں اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعوے تو کر دیا کہ میں طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعوے پر آپ قائم رہ سکیں کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر ایک بات کو کشاں کشاں بیہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدائے تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کرونگا سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دُور ہو وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لئے اوّل یہ اقرار کر دیں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جاوینگے اور وہی اعتراض کرینگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا حضرت عیسیٰ پر یا حضرت موسیٰؑ پر یا حضرت یونسؑ پر عائد نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن کی پیشگوئیوں پہ زد نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہیں ہونگے۔ صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے۔ پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جاویگا۔ اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں، ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی اعتراض آپ کریں گے۔ کیونکہ آپ اطلاع دیکر نہیں آئے چوروں کی طرح آ گئے ہیں ہم ان دنوں بباعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں خرچ کر سکتے یاد رہے کہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ وعظ کی طرح لمبی گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا۔ جیسے صُمٌّ بُکمٌ اس لئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جائے اوّل صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں تین گھنٹہ تک میں اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جاویگا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کر دو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سُناویں۔ ہم خود پڑھ لیں گے مگر چاہئیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ ہرج نہیں ہے کیونکہ آپ تو شبہات دُور کرانے آتے ہیں۔ یہ طریق شبہات دُور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ مَیں باآواز بلند لوگوں کو سناؤنگا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناءاللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے اسی طرح تمام وساوس دُور کر دیئے جاوینگے لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقعہ دیا جاوے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک مَیں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤنگا۔ تو اگرچہ کم فرصتی ہے۔ مگر ۱۴ جنوری ۱۹۰۳ء تک تین گھنٹہ تک آپکے لیئے خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے۔ خود خدا تعالیٰ فیصلہ کردے گا۔

سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جاویں گے اور مَیں وہ وسوسہ دُور کرتا جاؤں گا۔ ایسے صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسے دُور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کر لیگا اس کو اپنے وساوس دُور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے انکی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔ بالآخر اس غرض کے لئے کہ اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں قادیاں سے بغیر تصفیہ کے خالی نہ جاویں۔ دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں۔ اوّل چونکہ میں رسالہ "انجام آتھم" میں خدا تعالیٰ سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث[ف۱] نہیں کرونگا۔ اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ مَیں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنونگا۔ صرف آپ کو یہ موقعہ دیا جائیگا کہ آپ اوّل ایک اعتراض جو آپکے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو۔ ایک سطر یا دو

ف۱ محض جھوٹ مرزا صاحب کا کوئی مرید ثابت کرے تو ایک ہزار روپیہ انعام لے (مصنف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سطر حد تین سطر لکھ کر پیش کریں جس کا مطلب یہ ہو کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور منہاج نبوت کی رُو سے قابلِ اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دُونگا جیساکہ مفصل لکھ چکا ہوں پھر دوسرے دن اسی طرح دوسری لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالیٰ کی قسم ہی کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤنگا اور کوئی زبانی بات نہیں سنونگا اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ اگر سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جاویں اور ناحق فتنہ و فساد میں عمر بسر نہ کریں اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص انحراف کریگا اس پر خدا کی لعنت ہے اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے آمین۔ سو میں اب دیکھونگا کہ آپ سنت نبوی کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں اور چاہیئے کہ اول آپ مطابق اس عہد مؤکد بقسم کے آج ہی ایک اعتراض وہ تین سطر لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جاویگا اور آپ کو بلایا جاویگا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دُور کر دیتے جائینگے۔

(مرزا غلام احمد بقلم خود) (مہر)

اس خط کو دیکھ کر چاہیئے تھا کہ میں مایوس ہو جاتا مگر ارادہ کے مستقل آدمی سے یہ اُمید غلط ہی کہ وہ ایک آدھ مانع پیش آنے سے مایوس ہو جائے اس لئے میں نے پھر ایک خط لکھا جو درج ذیل ہے:

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد: از خاکسار ثناء اللہ۔ بخدمت مرزا غلام احمد صاحب!

آپ کا طولانی رقعہ مجھے پہنچا۔ افسوس کہ جو کچھ تمام ملک کو گمان تھا وہی ظاہر ہوا جناب والا! جبکہ میں آپ کی حسبِ دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱ ، ۲۳ حاضر ہوا ہوں اور صاف لفظوں میں رقعہ اولیٰ میں انہی صفحوں کا حوالہ دے چکا ہوں تو پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنی طول کلامی جو آپ نے کی ہے بجز العادۃ طبیعۃ ثانیۃ کے اور کیا معنے رکھتی ہے جناب من کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ اعجاز احمدی کے صفحات مذکورہ پر تو اس نیاز مند کو تحقیق کے لئے بلاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں (خاکسار) آپ کی پیشگوئیوں کو جھوٹی ثابت کردوں تو فی پیشگوئی مبلغ سو روپیہ انعام لوں اور اس رقعہ میں آپ مجھ کو ایک دو سطریں لکھنے کا پابند کرتے ہیں اور اپنے لئے تین گھنٹے تجویز کرتے ہیں۔ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ۔

بھلا یہ تحقیق کا طریق ہے میں ایک دو سطریں لکھوں اور آپ تین گھنٹے تک فرماتے جائیں۔ اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آپ مجھے دعوت دے کر پچھتا رہے ہیں اور اپنی دعوت سے انکاری ہیں اور تحقیق سے اعراض کرتے ہیں جس کی بابت آپنے مجھے صد ۲۳ پر دعوت دی ہے۔ جناب والا کیا انہیں ایک دو سطروں کے لکھنے کے لئے آپنے مجھے درِ دولت پر حاضر ہونے کی دعوت دی تھی جس سے عمدہ میں امرتسر میں ہی بیٹھا ہوا کر سکتا تھا اور کر چکا ہوں مگر چونکہ میں اپنے سفر کی صعوبت کو یاد کر کے بلا نیل مرام واپس جانا کسی طرح مناسب نہیں جانتا۔ اس لئے میں آپ کی بے انصافی کو بھی قبول کرتا ہوں کہ میں دو تین سطریں ہی لکھونگا اور آپ بلاشک تین گھنٹے تک تقریر کریں مگر اتنی اصلاح ضرور ہوگی کہ میں اپنی دو تین سطریں مجمع میں کھڑا ہو کر سناؤنگا اور ہر ایک گھنٹے کے بعد پانچ منٹ نہایت دس منٹ تک آپ کے جواب کی نسبت رائے ظاہر کرونگا اور چونکہ آپ مجمع عام پسند نہیں کرتے اس لئے فریقین کے آدمی محدود ہونگے جو پچیس پچیس سے زائد نہ ہونگے۔ آپ میرا بلا اطلاع آنا چوروں کی طرح فرماتے ہیں کیا مہمانوں کی خاطر اسی کو کہتے ہیں۔ اطلاع دینا آپ نے شرط نہیں کیا تھا۔ علاوہ اس کے آپ کو آسمانی اطلاع ہو گئی ہوگی۔ آپ جو مضمون سنائیں گے وہ اسی وقت مجھ کو دے دیجئے گا۔ کارروائی آج ہی شروع ہو جاوے آپکے جواب آنے پر میں اپنا مختصر سا سوال بھیجدونگا۔ باقی لعنتوں[1] کی بابت وہی عرض ہے جو حدیث میں ہے۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء

[1] وہ یہ ہے کہ لعنت کا مخاطب اگر لعنت کا حقدار نہیں تو کرنے والے پر پڑتی ہے ۔ منہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب جناب مرزا صاحب نے خود نہیں لکھا بلکہ آپ کی طرف سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے لکھا جو درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔

مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا رقعہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک میں سُنا دیا گیا۔ چونکہ مضامین اس کے محض عناد و تعصب آمیز تھے جو طلب حق سے بعد المشرقین کی دُوری اس سے صاف ظاہر ہوتی تھی۔ لہٰذا حضرت اقدس کی طرف سے آپ کو یہی جواب کافی ہے کہ آپ کو تحقیق حق منظور نہیں ہے اور حضرت انجام آتھم میں اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب رقعہ میں قسم کھا چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے ہیں کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین سے کوئی تقریر نہ کریں گے[1] خلاف معاہدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیونکر کسی فعل کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ طالب حق کے لئے جو طریق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کیا وہ کافی نہیں۔ لہٰذا آپ کی اصلاح جو بطرز شان مناظرہ آپ نے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہیں ہو اور یہ بھی منظور نہیں فرماتے کہ جلسہ محدود ہو، بلکہ فرماتے ہیں کہ کل قادیان وغیرہ کے اہل الرائے مجتمع ہوں تاکہ حق و باطل سب پر واضح ہو جائے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء

گواہ شد: محمد سرور ابو سعید عفی عنہ۔ خاکسار محمد احسن بحکم حضرت امام الزمان

بس اب نا امیدی ہو گئی تو مع اپنے مصاحبوں کے یہ کہتا ہوا چلا آیا ہے

ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرمان رفتم

---

[1] غلط ہے (مصنف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار پر آخری نظرِ عنایت

بلائیں زلفِ جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

میرا روئے سخن مرزا صاحب کے ساتھ اور بزرگان علمائے کرام سے بعد شروع ہوا۔ مگر کیفیت میں اُن سے بڑھ گیا تھا اس لئے مرزا صاحب نے آخری نظرِ عنایت جو مجھ پر کی۔ خود انہی کے لفظوں میں درج ذیل ہے فرماتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ یَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے سے روکتے ہیں اور مجھے اُن گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعوٰے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے، تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر، مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے رُوبرو اور میری جماعت کے سامنے اُن تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے، اٰمین یارب العٰلمین! مَیں ان کے ہاتھوں بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب مَیں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انھوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دُور دُور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو مَیں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب مَیں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اُٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اٰمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ الراقم: عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ، ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

اس اشتہار کی اشاعت کے بعد ۲۵ / اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر قادیان میں مرزا صاحب کی روزانہ ڈائری یوں چھپی: "ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں"۔ (مرزا)۔

(اخبار بدر قادیان ۲۵ / اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ کالم ۲)[1]

نتیجہ یہ ہوا: کہ جناب مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو انتقال کر گئے۔ آپ کے انتقال کی خبر اخبار الحکم کے خاص پرچہ میں جن لفظوں میں سنائی گئی وہ درج ذیل ہیں:

وفات مسیح

برادران! جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے کہ حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود (مرزا صاحب قادیانی) علیہ الصلوۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے کے اور چونکہ دل سخت کمزور تھا اور نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجایا کرتی تھی۔ اس دفعہ

[1] نیز دیکھئے تبلیغ رسالت ص ۱۲۰، ج ۱۰ (ع، ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جبکہ آپ سارا دن پیغامِ صلح کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے تو واپسی پر حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہی دوا جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے مجھے حکم بھیجا تو بنوا کر بھیجدی گئی مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور قریباً ۱۱ بجے اور ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور حضرت خلیفہ نور الدین صاحب کو طلب فرمایا . . . . . مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی نیند آنے سے آرام آجائیگا۔ ہم واپس اپنی جگہ پہ چلے گئے مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا۔ جس سے نبض بالکل بند ہو گئی اور مجھے اور مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لاتے تو مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہو گیا ہے آپ کوئی دوا تجویز کریں۔ علاج شروع کیا گیا، چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا مگر نبض واپس نہ آئی۔ یہاں تک کہ ۱/۲ ۱۰ بجے صبح ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (ضمیمہ الحکم غیر معمولی پرچہ الحکم مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء اور خاکسار مصنف (ابوالوفا ثناء اللہ مورد عتاب مرزا) تاحال (جون ۱۹۲۳ء تک) بفضلہ تعالیٰ زندہ ہے اور مرزا صاحب آج سے ۱۵ سال پہلے فوت ہو چکے آہ ؎

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم بہار آخر شد!

تمت بالخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فون نمبر ۔۔۔60870

محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

تالیف: فاضل مرزائیات مولانا محمد عبداللہ معمار، امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

مرزائیت کے بارے میں ایسی شہرہ آفاق کتاب

جس میں:

- ہر مرزائی مغالطے کا تسلی بخش جواب
- آنجہانی مرزا صاحب کے کذب پر علمی اور ٹھوس دلائل
- ختم نبوت کا ثبوت از قرآن و حدیث
- لفظ خاتم کی علمی تحقیق
- حیاتِ مسیح کا ثبوت از قرآن مجید و حدیث شریف
- علمائے سلف کا عقیدہ دربارۂ حیات مسیح

1379

اور ان جیسے دیگر اہم عنوانات پر عمدہ ترین مباحث پر مشتمل،

عمدہ کتابت آفسٹ طباعت

گلیز کاغذ مجلد پارچہ — قیمت صرف بارہ روپے

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ۔ لاہور۔۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ بک

تالیف: فاضل مرزائیات مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری

مرزائیت کے بارے میں ایسی شہرۂ آفاق کتاب جس میں:

- ہر مرزائی مغالطے کا تسلی بخش جواب
- آنجہانی مرزا کے کذب پر علمی اور ٹھوس دلائل
- ختمِ نبوت کا ثبوت از قرآن و حدیث
- لفظِ "خاتم" کی علمی تحقیق
- حیاتِ مسیح کا ثبوت از قرآن مجید و حدیث شریف
- علماء سلف کا عقیدہ در بارہ حیات مسیحؑ

اور ان جیسے دیگر اہم عنوانات پر عمدہ ترین مباحث پر مشتمل۔

کتابت، طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے سب سے خوبصورت

ایڈیشن۔ مجلد پارچہ، قیمت ۱۲/۰۰ روپے

المکتبۃ السلفیۃ۔ شیش محل روڈ۔ لاہور